الفرقان

اپریل ۱۹۷۱ - شہادت ۱۳۵۰ ہجری شمسی

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

سالانہ اشتراک

پاکستان :- سات روپے

بیرونی ممالک

بحری ڈاک :- ایک پاؤنڈ

بیرونی ممالک

ہوائی ڈاک :- دو پاؤنڈ

فی پرچہ ستر پیسے

تاریخ اشاعت ہر شمسی مہینہ کی پندرہ تاریخ مقرر ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بواجے بو احمدیہ سکول مغربی افریقہ کے اساتذہ کے ساتھ۔ (اپریل ۱۹۷۰ء)

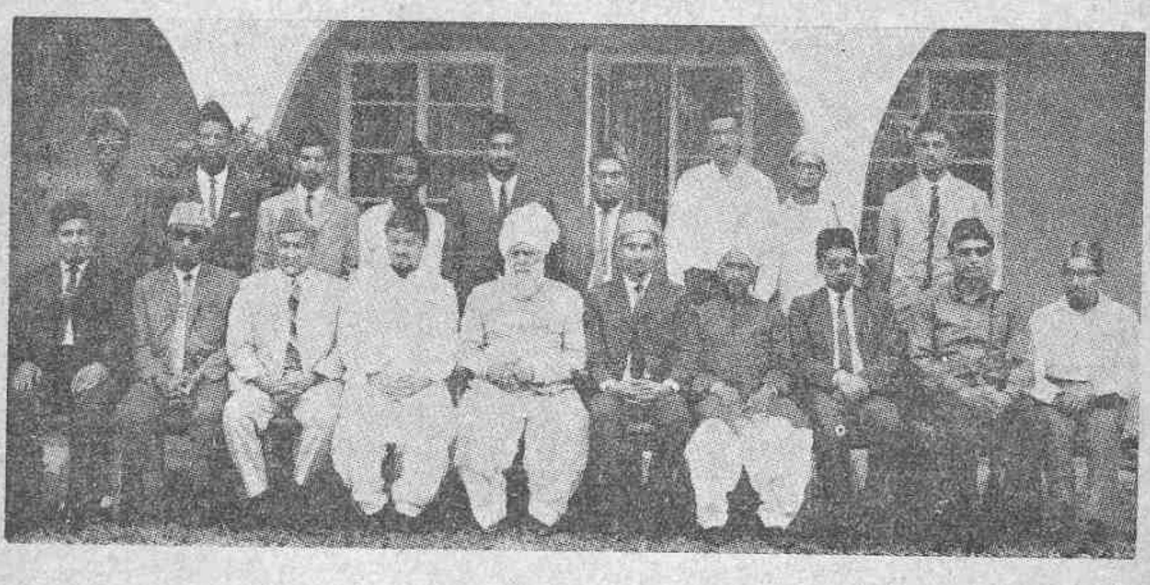

مختصر فہرست

* اسلام میں ہمسایہ کے حقوق صفحہ ۲
* جو شخص کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے۔ صفحہ ۵
* البیان (سورۃ المائدہ رکوع ۸ کا ترجمہ و تفسیر) صفحہ ۹
* ایمان کا مقصد (خطبہ جمعہ) صفحہ ۱۷
* حاصل مطالعہ صفحہ ۲۳
* نبیوں کی قوموں نے ان کو کیا جواب دیا؟ صفحہ ۲۵
* مناجات، عربی و اردو منظومات و دیگر مفید اقتباسات

البیان فی تفسیر القرآن

جلد اول

احباب کے اصرار پر عزم کیا گیا ہے کہ ماہنامہ الفرقان میں جو سلیس ترجمہ اور مختصر تفسیر شائع ہو رہی ہے اسے نظر ثانی کے بعد طبع کرایا جائے سارے قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر پانچ جلدوں میں شائع ہو سکے گا۔ چھ پاروں پر مشتمل پہلی جلد اس سال چھپ جائیگی انشاءاللہ احباب سے ہر قسم کے تعاون اور مشورہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار ابوالعطاء

ایمان افروز اقتباس

شانِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے کلماتِ طیبات

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی اُن لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں اور امانت سے مراد انسانِ کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء رُوحانی و جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسانِ کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسانِ کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰۤی اَھْلِھَا اس ساری امانت کو جنابِ الٰہی کو واپس دیدیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے جیسا کہ ہم مضمون حقیقتِ اسلام میں بیان کر چکے ہیں اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سید ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق مصدوق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی جیسا کہ خود خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْھِیَ لِلّٰہِ۔ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ یعنی ان کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میں جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں یعنی دنیا کی ابتداء سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو جو خدا تعالیٰ کی ساری امانتیں اس کو واپس دینے والا ہو الخ"

(آئینہ کمالاتِ اسلام حصہ اردو۔ طبع سنہ ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۳۹ تا صفحہ ۱۴۱)

ادارِیہ

اِسلام میں ہمسایہ کے حقوق

اسلام دینِ فطرت ہے۔ انسانیت کا فطرتی تقاضا ہے کہ انسان باہم محبت اور اُنس کے ساتھ زندگی بسر کریں۔ انسان دو محبتوں کے مجموعہ سے مرکب ہے۔ ایک محبتِ خالق، دوسری محبتِ مخلوق۔ مخلوقات کے حقوق کو پہچاننا اور ان کو ادا کرنا انسان کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں جملہ حقوق دو اجبات کا ذکر فرما دیا ہے۔ ہمسایہ کے حقوق کے بارے میں اسلامی تعلیم کا مختصر خاکہ یوں ہے۔

آیتِ قرآنی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ
شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا
وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَ
الْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى
وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝

(النساء ع)

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ مخلوقات میں سے اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو۔ دوسرے رشتہ داروں سے حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ یتیموں، مسکینوں، رشتہ دار پڑوسیوں، اجنبی پڑوسیوں، پاس بیٹھنے والے ساتھیوں، مسافروں اور غلاموں و خادموں اور ماتحتوں سے احسان سے پیش آؤ۔ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو متکبر، انانیت پسند اور غرور کرنیوالے ہوں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے بقیہ حقوق کے علاوہ ہمسایہ کے حقوق کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ ہمسایہ سے حسن سلوک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

ہمسایہ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے تین لفظ استعمال فرمائے ہیں (۱) الجار ذی القربیٰ، رشتہ دار بھی ہے علاوہ ازیں پڑوسی بھی ہے اس کا دوہرا حق ہو جاتا ہے (۲) والجار الجنب، اجنبی اور دُور کا پڑوسی ہو۔ اس کا کوئی رشتہ نہیں۔ لغت میں لکھا ہے الجنب: الغریب، البعید (۳) تیسرا لفظ اس سلسلہ میں والصاحب بالجنب ذکر فرمایا ہے یعنی اس کا پڑوس بالکل عارضی ہے۔ چند گھنٹے کے لئے پاس بیٹھتا ہے، آپ کا ہم سفر ہے یا دفتر وغیرہ میں مل کر کام کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر حال میں پڑوسی کا یہ

حق ہے کہ اس کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔ اسکی جان، مال اور عزت و آبرو کی حفاظت کی جائے اسے ہر ممکن سکھ اور آرام پہنچایا جائے۔ اسے کسی قسم کی اذیت اور دُکھ نہ پہنچایا جائے۔

احادیث نبویہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

(۱) مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ (البخاری و مسلم)

کہ جبریل نے پڑوسی کے بارے میں مجھے اس قدر متواتر اور مسلسل تاکید کی ہے کہ مجھے خیال پیدا ہو گیا کہ کہیں وہ پڑوسی کو وارث نہ قرار دیدے۔

(۲) ایک دوسری حدیث میں ہے :-

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مسلم) حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کے شر اور اس کی اذیت سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں سمجھتا۔

(۳) اسی سلسلہ میں ایک تیسری حدیث نبوی یوں ہے:- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَ اللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يُؤْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا کہ بخدا وہ ہرگز مومن نہیں، بخدا وہ ہرگز مومن نہیں، بخدا وہ ہرگز مومن نہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضور کس کے بارے میں فرماتے ہیں؟ کون مومن نہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ وہ شخص مومن نہیں جس کے پڑوسی کو اس کی ایذا رسانیوں سے امن نہ ہو۔

(۴) ایک حدیث نبوی کے یہ الفاظ خاص توجہ کے قابل ہیں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَ خَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ (الترمذی) کہ اللہ کے نزدیک بہترین ساتھی وہ ہے جو اپنے ساتھیوں سے بہترین سلوک کرنے والا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین پڑوسی وہ ہوگا جو دنیا میں اپنے پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرتا ہے۔

(۵) پانچویں حدیث اس بارے میں یہ ہے حضور

علیہ السلام نے فرمایا مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّحِبَّ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ فَلْيَصْدُقْ حَدِيْثَهٗ
اِذَا حَدَّثَ وَلْيُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا
اُؤْتُمِنَ وَلْيُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ
(البیہقی) کہ جو شخص پسند کرتا ہے کہ وہ اللہ اور
اس کے رسول سے محبت کرنے والا قرار پائے
یا اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرے
تو اسے چاہئے کہ جب بات کرے تو سچ
بولے اور جب اس کے پاس کوئی امانت رکھی
جائے تو وہ امانت کو ادا کرے اور جس کا بھی
وہ پڑوسی ہو اس سے اچھا سلوک کرے۔

اس حدیث میں محبوب الٰہی بننے کا ایک
بڑا ذریعہ بیان ہوا ہے کہ انسان اپنے
پڑوسی سے حسن سلوک کرے۔ پڑوسی خواہ
کسی مذہب اور عقیدہ کا ہو بطور پڑوسی
حسن سلوک کا حق رکھتا ہے۔

(۶) چھٹی حدیث حقوق ہمسایہ کے بارے میں
یوں ہے:۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ
بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ
اِلٰى جَنْبِهٖ ۔ (البیہقی)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
حضورؐ فرماتے تھے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں
جو خود تو پیٹ بھر کر کھالیتا ہے اور اسکے
ساتھ والا پڑوسی بھوکا ہوتا ہے۔

اس حدیث میں پڑوسی کے کھانے کے
خیال رکھنے کا ارشاد ہے۔ اسلامی تعلیم کے
مطابق ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس امر کا
اہتمام کرے کہ اس کا پڑوسی بھوکا نہ رہے۔
آنحضرتؐ ایسے شخص کو جو اس بات کا خیال
نہیں رکھتا مسلمان قرار نہیں دیتے۔

(۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فُلَانَةَ
تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَ
صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ اَنَّهَا
تُؤْذِيْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ
هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
فَاِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةَ صِيَامِهَا
وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَاِنَّهَا
تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ
وَلَا تُؤْذِيْ بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا
قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ ۔ (البیہقی)

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک
شخص نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا کہ فلاں خاتون کی
نمازوں، روزوں اور صدقات کی کثرت
کا بہت چرچا ہے مگر وہ اپنی زبان سے

(باقی صفحہ ۲۸ پر)

فضیلت اسلام

جو شخص کلمہ طیبہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہے

"قبولِ اسلام کیلئے نہ کسی باضابطہ مذہبی کارروائی کی ضرورت ہے نہ کسی شخص کی منظوری کی"

شیخ الاسلام ترکی کا ایک اہم مکتوب (۱۸۸۸ء)

(جناب مولانا دوست محمد صاحب شاہد کے قلم سے)

سلطان عبد الحمید خان ثانی خلیفۃ المسلمین ترکی (۱۸۷۶ - ۱۹۰۹ء) کے عہدِ سلطنت کے بارھویں سال کا واقعہ ہے کہ ایک یورپین عیسائی مسٹر شومان نے جو ہنوور (HANOVER) کا باشندہ تھا ۱۸۸۸ء میں شیخ الاسلام قسطنطنیہ (خیر اللہ آفندی) سے مراسلت کے بعد حلقہ بگوشِ اسلام ہونے کی سعادت حاصل کی۔ شیخ الاسلام نے ایک اہم خط اس دوران میں مسٹر شومان کے نام لکھا تھا جو ترکی پریس میں پہلی بار منظرِ عام پر آیا۔ بعد ازاں اس کا فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ترجمہ بھی چھپا۔ نئی دنیا (امریکہ) کو نیویارک کے اخبار انڈیپینڈنٹ (INDEPENDENT) سے اس کا علم ہوا جس نے ۹ فروری ۱۸۸۸ء کی اشاعت میں اس کا ترجمہ شائع کیا۔

یہ خط چونکہ دنیائے اسلام کے ایک مسلمہ دینی راہنما کے قلم سے لکھا ہوا تھا اور اس میں اسلامی اصولوں کا اصولی تعارف بہت مؤثر اور خوبصورت انداز میں کرایا گیا تھا اسلئے عیسائی دنیا پر اس کا عمدہ اثر پڑا۔ مشہور مستشرق ڈاکٹر مسٹر تھامس آرنلڈ[1] پروفیسر مدرسۃ العلوم علی گڑھ نے ۱۸۹۶ء میں جب اپنی کتاب "دی پریچنگ آف اسلام" انگلستان سے شائع کی تو اس کے آخر میں اس خط کا انگریزی ترجمہ بھی درج کیا اور لکھا کہ یہ اشاعتِ اسلام کی تاریخ میں بہت وقعت رکھتا ہے۔ ذیل میں اس انگریزی خط کا اردو ترجمہ دیا جاتا ہے۔ اس ترجمہ کے مستند و ثقہ ہونے کی بابت صرف یہ عرض کرنا کافی ہے کہ یہ برصغیر کے باکمال مترجم اور نامور صاحبِ قلم مولوی عنایت اللہ صاحب دہلوی خلف الرشید

---

[1] مسٹر آرنلڈ ایک محقق عالم تھے جن کا شمار مستشرقین کے مداحوں میں ہوتا ہے۔ وہ ۱۸۸۸ء میں پروفیسر ہو کر علی گڑھ آئے۔ علامہ شبلی نعمانی نے ان سے فرانسیسی اور انہوں نے علامہ سے عربی زبان سیکھی۔ ۱۸۹۲ء میں علامہ موصوف کے سفر مصر و روم و شام میں پروفیسر صاحب بھی ان کے رفیقِ سفر تھے۔ جون ۱۹۳۰ء میں بمقام لندن وفات پائی۔

مولانا ذکار اللہ خان) کی کاوش کا نتیجہ ہے جو ۱۸۹۸ء میں سر سید احمد خان بانی علی گڑھ کالج کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوا۔

اُردو ترجمہ

"جناب من! آپ کا خط جس میں آپ نے اسلام قبول کرنے کی درخواست کی ہے پہنچا اور ہم کو بہت مسرت ہوئی۔ جو خیالات آپ نے اس خط میں ظاہر کئے ہیں وہ ہماری رائے میں بہت تعریف کے قابل ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہم آپ کو اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ آپ کا مسلمان ہونا ہماری مرضی پر موقوف نہیں ہے کیونکہ اسلام میں خدا اور خدا کے بندوں کے درمیان مثل پادریوں کے کوئی ثالث نہیں ہے۔ ہمارا فرض فقط یہ ہے کہ مذہب کے حقائق لوگوں کو سکھائیں پس اسلام قبول کرنے کے لئے اسلام میں کسی باضابطہ ایسی کارروائی کی ضرورت نہیں ہے اور نہ کسی کی منظوری کی ضرورت ہے کہ بغیر اس کے کوئی شخص مسلمان نہ ہو سکے۔ فقط یہ بات کافی ہے کہ انسان اسلام کا یقین کرے اور اپنے یقین کا اعلان کرے۔ فی الحقیقت اسلام کی بنیاد یہ ہے کہ خدا کو ایک مانے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا یقین کرے۔ دل سے اس پر ایمان رکھے اور الفاظ میں اس کا اقرار کرے جیسے کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ ہیں۔ جو شخص اس کلمہ کا اقرار کرتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے بغیر اس کے کہ وہ کسی کی منظوری حاصل کرے۔ اگر آپ جیسا کہ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے اس کلمہ کا اقرار کرتے ہیں یعنی آپ اقرار کرتے ہیں کہ صرف ایک خدا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں تو آپ مسلمان ہیں۔ ہماری منظوری کی آپ کو کچھ ضرورت نہیں۔ ہم آپ کو اپنی طرف سے نہایت خوشی اور فخر کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں کہ خدا کی رحمت آپ پر نازل ہوئی اور ہم اس دنیا میں اور آخرت میں گواہی دیں گے کہ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ مسلمان سب آپس میں بھائی ہوتے ہیں۔ یہ تو مذہب کی تعریف ہوئی اب ہم کو اس کی تصریح کرنی چاہیئے۔ انسان چونکہ حیوانات سے عقل رکھنے کی وجہ سے برتر ہستی ہے اس لئے لایا گیا ہے کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرے یہ عبادت دو جملوں میں بیان ہو سکتی ہے۔ ایک یہ کہ خدا کے احکام کی تعظیم کرے اور دوسرے یہ کہ اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرے۔ یہ دوہری عبادت تمام مذہبوں میں موجود ہے۔ اب رہا اس پر عمل جس قدر مذہب ہیں وہ اپنے آئین و قوانین، اوقات اور مقامات کے لحاظ سے اور مذہبی رسوم کی بیشی کے لحاظ سے مختلف ہیں لیکن انسان کی عقل کافی نہیں ہے کہ وہ کوئی عمدہ طریقہ عبادت کا جو خدا کی شان کے لائق ہو تجویز کر سکے۔ پس

خدا نے اپنی خاص رحمت سے اپنے خاص خاص بندوں کو نبوت عطا کرکے اور فرشتوں کے ذریعہ سے اُن پر وحی نازل کرکے اور اس طرح اُن پر سچا مذہب ظاہر کرکے اپنے بندوں کو نعمتوں سے مالا مال کر دیا۔ (اس کے بعد خط میں قرآن اور انبیاء اور قیامت اور دیگر عقائد کا بیان ہے۔ اور پھر نماز، زکوٰۃ وغیرہ کا ذکر ہے)

کوئی گنہگار جو خدا کی جناب میں خود توبہ کرتا ہے اُس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ صرف اُس کے ہمسایوں کے حقوق ایسے ہیں جو اس معافی سے مستثنیٰ ہیں۔ کیونکہ خدا کا وہ بندہ جس کو اس دنیا میں انصاف نہیں ملتا قیامت کے دن خدا سے انصاف کا طالب ہوتا ہے۔ اور خدا جو منصف ہے ظالم کو مجبور کرے گا کہ مظلوم کی تلافی کرے۔ جو لوگ راہِ خدا میں شہید ہوئے ہیں وہ بھی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ پس اس جواب دہی سے بری ہونے کا یہی طریقہ ہے کہ اپنے ہمسایہ سے جس کی تم نے حق تلفی کی ہے براءت حاصل کرو۔ بہرحال تمام صورتوں میں کسی مذہبی پیشوا کے دخل کی ضرورت نہیں ہے۔

بلاشبہ یہ سب باتیں اِن لوگوں کو عجیب معلوم ہوں گی جن کو پادریوں کی مذہبی حکومت کا پابند ہو کر رہنا پڑتا ہے۔ عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ اُن کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اُس کو سوسائٹی میں شامل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ پادری اس کو اصطباغ دے۔ جب وہ بڑا ہو کر جوان ہوتا ہے تو اُس کی شادی کیلئے بھی پادری درکار ہے۔ اگر وہ عبادت کرنی چاہتا ہے تو گرجا میں جانے اور پادری کو تلاش کرنے کی اُس کو ضرورت پڑتی ہے۔ اگر اپنے گناہوں کی توبہ کرنی چاہتا ہے تو بھی کسی پادری کے سامنے اُس کو اپنے گناہوں کا اقرار کرکے معافی مانگنی ہوتی ہے اور آخر میں جب وہ مرتا ہے تو بھی پادری ہی کی ضرورت پڑتی ہے کہ اُس کے مُردہ کو وہ دفن کرے۔ مسلمانوں کے ہاں عیسائیوں کی طرح پادری نہیں ہیں اور اِن مجبوریوں کو ہمارے مذہب میں جگہ نہیں ملی ہے۔ بچہ مسلمان پیدا ہوتا ہے۔ اُس کا باپ یا گھر میں جو بوڑھا بڑا ہو اُس کا نام رکھتا ہے اور جب نکاح کی ضرورت ہوتی ہے تو مرد اور عورت یا اُن کے وکیل دو گواہوں کے سامنے معاہدہ کرتے ہیں۔ جن فریقین نے معاہدہ کیا ہے اُن ہی کو اس معاہدہ سے تعلق ہوتا ہے دوسرے اس میں نہ دخل دے سکتے ہیں نہ شریک ہو سکتے ہیں۔

مسلمان تنہا جس جگہ چاہے عبادت کر سکتا ہے اور گناہوں کی معافی کے لئے وہ براہِ راست خدا کے سامنے توبہ کرتا ہے۔ وہ اپنے گناہوں کا اقرار دوسروں کے سامنے نہیں کرتا اور نہ اس کو ایسا کرنا چاہیئے۔ مرنے کے بعد شہر کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اُس کو تابوت میں رکھ کر دفن کر دیں۔

ہر ایک مسلمان یہ کام کر سکتا ہے اور کسی مذہبی پیشوا کے موجود ہونے کی اُس کو ضرورت نہیں۔ مختصر یہ کہ تمام دینی کاموں میں خدا اور اُس کے بندوں میں کسی ثالث کی ضرورت نہیں۔ یہ ضروری ہے کہ خدا کے احکام کو جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کے ذریعہ نازل ہوئے اُن کو ہر مسلمان جانے اور اُن پر عمل کرے۔

صرف بعض مذہبی رسوم جیسے کہ جمعہ کی نماز اور بیرام (عید الاضحیٰ) ہیں انکا انتظام خلیفہ کی مرضی پر موقوف ہے۔ کیونکہ مذہبی رسوم کا انتظام مقدس فرائض میں سے ہے۔ خلیفہ کے احکام کی تعمیل نہایت بڑا مذہبی فرض ہے۔ ہمارا کام صرف یہ ہے کہ خلیفہ کی طرف سے جن مذہبی معاملات کو اُس نے ہمارے سپرد کیا ہے انکا انتظام کریں۔

ایک چیز جس پر ہر مسلمان کو سب سے زیادہ خیال کرنا چاہیئے وہ خصائل نیک کا پیدا کرنا ہے۔ بُرائیاں جیسے غرور، تکبر، انانیت اور سختی ہیں وہ مسلمان کو شایاں نہیں۔ بڑوں کی تعظیم کرنی اور ضعیفوں پر رحم کرنا ہمارے مذہب کے احکام ہیں۔"

("دعوتِ اسلام" ترجمہ "دی پریچنگ آف اسلام" از مولانا محمد عنایت اللہ دہلوی۔ ناشر مسعود پبلشنگ ہاؤس کراچی طبع دوم ۱۹۶۲ء)

حمد باری تعالےٰ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پاکیزہ منظوم کلام

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار

کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

بدگمانوں سے بچایا مجھ کو خود بن کر گواہ
کر دیا دشمن کو اک حملہ سے مغلوب اور خوار

کام جو کرتے ہیں تیری رہ میں پاتے ہیں جزا
مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار

تیرے کاموں سے مجھے حیرت ہے اے میرے کریم
کس عمل پر مجھ کو دی ہے خلعتِ قرب و جوار

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

یہ سراسر فضل و احساں ہے کہ میں آیا پسند
ورنہ درگہ میں تری کچھ کم نہ تھے خدمت گزار

دوستی کا دم جو بھرتے تھے وہ سب دشمن ہوئے
پر نہ چھوڑا ساتھ تو نے اے مرے حاجت برار

اے مرے یار یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار

میں تو مر کر خاک ہوتا گر نہ ہوتا تیرا لطف
پھر خدا جانے کہاں یہ پھینک دی جاتی غبار

سُورَةُ المائدة ع

البیان

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى

اے وے لوگو جو ایمان لائے ہو تم (معاند) یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا ولی دوست، مددگار اور

اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ

خیرخواہ مت قرار دو۔ وہ تو باہم ایک دوسرے کے دلی دوست اور مددگار ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان سے

مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ

دلی دوستی کرے گا وہ ان میں سے ہی قرار پائیگا۔ اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو کامیابی کا راستہ نہیں

الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

دکھاتا۔ اے رسول! یا اے مومن! تو دیکھے گا کہ جن لوگوں (یعنی منافقوں) کے دل میں مرض نفاق ہے وہ

تفسیر۔ رکوع زیر تفسیر میں صرف چھ آیات ہیں۔ اس رکوع سے پہلے یہ مضمون تفصیل سے بیان ہو رہا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی تخریب کے درپے یہودی عیسائی اور منافق لوگ کوششیں کر رہے ہیں۔ ان کے مختلف حیلوں کا تذکرہ ہوا ہے۔ زیر نظر رکوع کی پہلی آیت میں ایمانداروں کو تاکیدی حکم دیا گیا ہے کہ وہ سابق الذکر قسم کے معاند اور بدخواہ یہودیوں اور عیسائیوں سے قلبی روابط قائم نہ کریں اور ان کی جانب سے کسی قسم کی مدد اور خیرخواہی کی توقع نہ رکھیں۔ فرمایا کہ ان کا نصب العین تو اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانا ہے۔ اس مقصد کے لئے وہ ایک دوسرے کے مددگار بن رہے ہیں۔ ایسے لوگوں سے مدد کی توقع رکھنا حماقت ہے۔ ان حالات کے جاننے کے باوجود اگر کوئی شخص ان معاند یہودیوں اور عیسائیوں سے قلبی تعلقات قائم کرتا ہے تو وہ گویا ان کے مقصد میں ممد و معاون بنتا ہے ایسے شخص کو انہی کے زمرہ میں شمار کرنا چاہئے یعنی حقیقی

يُسَارِعُونَ فِيهِمْ يَقُولُونَ نَخْشَىٰ أَنْ تُصِيبَنَا

ان (معاند یہود و نصاریٰ) سے تعلقات بڑھانے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں وہ کہیں گے کہ ہمیں خدشہ ہے کہ

دَائِرَةٌ ۚ فَعَسَى اللَّهُ أَنْ يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ

ہم پر کوئی گردش آ جائے گی (تو اسوقت ہم انکی دوستی سے فائدہ اٹھائیں گے) اے رسول! بہت ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد مسلمانوں

مِنْ عِنْدِهِ فَيُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا أَسَرُّوا فِي أَنْفُسِهِمْ

کو اپنی طرف سے کامل فتح دیدے یا اپنی جانب سے کوئی اور فیصلہ کن بات لے آئے جسکے باعث یہ (منافق) اپنے دلوں میں پوشیدہ

نَادِمِينَ ○ وَيَقُولُ الَّذِينَ آمَنُوا أَهَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ

رکھی ہوئی باتوں پر نادم و شرمسار ہو جائیں تب سچے مومن کہیں گے کہ کیا یہی وہ لوگ تھے جو

أَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ ۙ إِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ

اللہ کی تاکیدی پختہ قسمیں کھایا کرتے تھے کہ وہ یقیناً تمہارے یعنی مومنوں کے ساتھ ہیں۔

مسلمانوں کو ایسے منافقوں سے بھی چوکس اور ہوشیار رہنا چاہیئے۔

دوسری آیت میں ایسے منافق لوگوں کی بودی دلیل کا رد کیا گیا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ چاروں طرف ہمارے دشمن ہیں ہمیں ان یہودیوں یا عیسائیوں سے تعلقات استوار کرنے چاہئیں اسی لئے وہ جماعت مومنین کے برخلاف خفیہ طور پر ان لوگوں سے روابط بڑھاتے رہتے ہیں۔ منافق کہتے تھے کہ ہم امید رکھتے ہیں کہ ہمیں جب کوئی حادثہ پیش آئے گا یا ہم پر کوئی گردش آئیگی تو یہ یہودی اور عیسائی ہمارے مددگار ثابت ہونگے ہم انکی پناہ لے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان منافقوں کو خدائی وعدوں پر ایمان نہیں ہے وہ اسکے ہاتھ کے اشاروں کو نہیں دیکھ رہے اسلئے ایسے وہموں میں مبتلا ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ جلد ہی مسلمانوں کی فتح کے سامان پیدا کرنے والا ہے اور آخری فتح سے پہلے جو درمیانی ادوار آنے والے ہیں وہ بھی اسلام کے غلبہ کے لئے پیش خیمہ ثابت ہونگے۔ فرمایا کہ جب یہ صورت حال پیدا ہوگی تو منافق نادم اور شرمندہ ہونگے کہ ہم اپنے دلوں میں جو بے ایمانی چھپائے ہوئے تھے وہ ہمارے لئے مہلک ثابت ہوئی مسلمانوں کی بربادی کے بارے میں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

اب تو ان کی ساری کوششیں اور کام اکارت گئے اور وہ گھاٹا پانیوالے ہو گئے۔ اے مومنو! (یاد رکھو کہ)

اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ

تم میں سے جو شخص اپنے دین (یعنی اسلام) سے ارتداد اختیار کریگا (وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکیگا) بلکہ

بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اسکے بعد اللہ تعالیٰ مومنوں کے لئے ایسے لوگوں کی ایک جماعت لائیگا جن سے وہ محبت کریگا اور وہ انسے محبت کرینگے وہ لوگ (پہلے)

اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا

مومنوں کے سامنے جھکنے والے ہونگے اور کافروں اور منکروں پر غالب ہونگے وہ راہ خدا میں جہاد کرینگے اور کسی

يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۭ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ

ملامت کرنے والے کی ملامت سے ہرگز نہ ڈریں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے وہ یہ فضل

جو ہماری مخفی توقعات تھیں وہ محض سراب اور بے حقیقت ثابت ہوئیں۔

تیسری آیت میں انجام کار منافقوں کی ناکامی پر مومنوں کے اظہار مسرت کرنے کا ذکر ہے۔ مومن منافقوں اور یہود و نصاریٰ کی ساری کوششوں کے رائیگاں جانے پر خوش ہونگے اور انہیں کہیں گے کہ ظالم منافقو! تم ہمیں تو کہا کرتے تھے کہ تم ہمارے ساتھ ہو اور سچے مومن ہو اب کیا ظاہر ہوا ہے؟ تم تو اندر سے مرتد اور کافر تھے نہ کہ مومن۔

چوتھی آیت میں ارتداد اختیار کرنیوالوں کو ناکام و نامراد ٹھہراتے ہوئے مومنوں کو بشارت دی گئی ہے کہ ایک ایک مرتد کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ مخلص فدائیوں کی جماعت لائے گا جو مخلصین نظام کے پابند اور جہاد کرنیوالے ہونگے پس مرتد ہونیوالوں کی وجہ سے اسلام کو کوئی حقیقی نقصان نہیں پہنچ سکتا بلکہ مرتدین کا وجود اسلام کیلئے کھاد کا کام دیتا ہے۔

اس آیت میں مَنْ يَّرْتَدَّ فعل معروف ہے یعنی وہ شخص جو خود اپنی مرضی سے اسلام کو ترک کرتا اور ارتداد کی راہ اختیار کرتا ہے قرآن مجید میں کسی جگہ بھی کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا گیا کہ وہ کسی دوسرے مسلمان کہلانے والے کو مرتد قرار دیدے۔ جو لوگ ایسے فتوے دیتے رہتے ہیں وہ قرآنی تعلیمات کو پس پشت پھینکتے ہیں۔

يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ○ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ

دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ بڑی وسعتوں کا مالک ہے اور خوب جاننے والا ہے ۔ تمہارے دلی دوست اور مددگار صرف اللہ تعالیٰ

رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ

اس کا رسول اور وہ ایماندار ہیں جو باقاعدہ نمازیں قائم کرتے ہیں اور

يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ○ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ

زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ حقیقی توحید الٰہی پر قائم اور نظام اسلامی کے فرمانبردار ہیں ۔ یاد رہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ

ع ۸ رَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ○
۱۲

اسکے رسول اور مومنوں سے حقیقی دوستی کریں گے (خدائی جماعت اور اس کا گروہ ہیں) اور یقیناً اللہ تعالیٰ کے گروہ کے لوگ ہی غالب آنیوالے ہیں ۔

اس آیت میں سچے مومنوں کی یہ **علامت** قرار دی گئی ہے کہ ان میں سے ایک کے مرتد ہونے پر اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ مخلصین کی ایک جماعت شامل کرتا ہے ۔

پانچویں آیت میں مومنوں کو بتایا گیا ہے کہ انکا حقیقی مددگار انکا حقیقی محبوب اور ان کے دلوں کی محبت کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے اس کا رسول ہے اور وہ سچے مومن ہیں جو صرف منہ سے مومن ہونے کے دعویدار نہیں بلکہ جملہ احکام پر عمل پیرا ہوتے ہیں حقوق اللہ کو بھی ادا کرتے ہیں یقیمون الصلاۃ ۔ حقوق العباد کو بھی پورا کرتے ہیں و یؤتون الزکوٰۃ ۔ پھر ان کے عقائد بھی موحدانہ ہیں وہ کامل اور دلی انابت سے بارگاہ رب العزۃ پر جھکنے والے ہیں وھم راکعون ۔ مومنوں کی دوستی ان سے ہی ہونی چاہیئے انہیں مدد اور خیرخواہی کی ان سے ہی توقع رکھنی چاہیئے

چھٹی آیت میں یہ **بشارت** دی گئی ہے کہ جو لوگ اس ہدایت پر کاربند ہونگے ۔ اللہ اس کے رسول اور حقیقی مومنوں سے قلبی محبت رکھیں گے وہ حِزْبُ اللّٰہ ہوں گے اور حزب اللہ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ وہی غالب اور مظفر و منصور ہوا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ المجادلہ کے آخر میں بھی فرمایا ہے کہ سچے مومن جو راہ خدا میں ہر چیز کی قربانی کرنے والے ہیں وہی خدا کا گروہ ہیں اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ اور وہی کامیاب و بامراد ہوتے ہیں ۔ اللّٰھم اجعلنا منھم آمین یا رب العالمین ۔

مناجات

(سُورۃ فاتحہ کی آیات کا مفہوم سامنے رکھ کر)

(محترم چودھری شبّیر احمد صاحب وکیل المال اوّل)

اے مہرباں، رحمان خدا نظرِ کرم نظرِ کرم   اے خالقِ ارض و سما نظرِ کرم نظرِ کرم
تو پاک ہے ذوالمجد ہے ہر حمد تیری حمد ہے   مَیں ابنِ آدم پُر خطا نظرِ کرم نظرِ کرم
عصیاں سے کیجو درگزر، ورنہ نہیں کوئی مفر   اے مالکِ روزِ جزا نظرِ کرم نظرِ کرم
تیرا ہی میں اِک عبد ہوں اور تو ہی ہے معبودِ من   سب کا ہے تو ہی آسرا نظرِ کرم نظرِ کرم
ہر شے تری مخلوق ہے تو خالقِ کُل کائنات   ہر شے کی تجھ پہ انتہا نظرِ کرم نظرِ کرم
تجھ سے ہی استمداد ہے تجھ سے ہر فریاد ہے   سُن لے مری آہ و بُکا نظرِ کرم نظرِ کرم
ظلمات کی وادی میں ہوں اور کہہ رہا ہوں "اِھدِنا"   تو خود ہی دے اپنا پتہ نظرِ کرم نظرِ کرم
منعم گروہ میں کیجیو شامل مجھے پروردگار   حاصل رہے تیری رضا نظرِ کرم نظرِ کرم

تیرا غضب جن پہ ہوُا وہ راندۂ درگاہ ہیں
اِن سب کی راہوں سے بچا نظرِ کرم نظرِ کرم

بقیہ صفحہ - ہمسایہ کے حقوق

ذریعہ سے اپنے پڑوسیوں کو بہت اذیت پہنچاتی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ وہ جہنم میں جائے گی۔ اس شخص نے پھر عرض کیا کہ فلاں عورت کے متعلق یہ ذکر رہتا ہے کہ وہ روزوں صدقات اور نمازوں کے نوافل میں کمی کرتی ہے البتہ وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ دیتی ہے، لیکن اپنے پڑوسیوں کو زبان سے کوئی اذیت نہیں پہنچاتی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنت میں جائیگی۔

اس حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ پڑوسیوں کو اذیت پہنچانا کتنا بُرا کام ہے۔ نماز، روزہ اور صدقہ و خیرات کو بھی یہ عمل بے اثر بنا دیتا ہے۔

(۸) آٹھویں حدیث اس بارے میں یوں ہے:۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَۃً فَاَکْثِرْ مَاءَ الْمَرَقَۃِ وَتَعَاھَدْ جِیْرَانَکَ اَوِ اقْسِمْ فِیْ جِیْرَانِکَ (الادب المفرد)

حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر! جب تم سالن پکاؤ تو شوربا یعنی پانی ذرا زیادہ کر لیا کرو اور اپنے پڑوسیوں کا خیال کرکے اُن میں بھی تقسیم کر دیا کرو۔

(۹) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ لِیْ جَارًا یُؤْذِیْنِیْ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَکَ اِلَی الطَّرِیْقِ فَانْطَلَقَ فَاَخْرَجَ مَتَاعَہٗ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَقَالُوْا مَا شَاْنُکَ قَالَ لِیْ جَارٌ یُؤْذِیْنِیْ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَتَاعَکَ اِلَی الطَّرِیْقِ فَجَعَلُوْا یَقُوْلُوْنَ اللّٰھُمَّ الْعَنْہُ اللّٰھُمَّ اَخْزِہٖ فَبَلَغَہٗ فَاَتَاہُ فَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی مَنْزِلِکَ فَوَاللّٰہِ لَا اُوْذِیْکَ (الادب المفرد)

حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ میرا پڑوسی مجھے بہت دُکھ دیتا ہے حضورؐ نے اسے فرمایا کہ تم جاؤ اور اپنا سامان نکال کر سڑک پر رکھ دو۔ وہ گیا اور اس نے اپنا سامان باہر نکال کر رکھ دیا۔ لوگ اکٹھے ہو کر پوچھنے لگے کہ تمہارا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا کہ میرا پڑوسی مجھے اذیت پہنچاتا رہتا ہے میں نے حضورؐ سے ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا کہ جا کر اپنا سامان راستہ پر رکھ دو۔ لوگ اسکے پڑوسی کو بُرا بھلا کہنے لگے کہ خدا اس کا بُرا کرے، اسے رسوا کرے یہ باتیں اس پڑوسی کو بھی پہنچیں تو وہ آیا اور آ کر

اُس شخص سے عرض کی کہ اپنے گھر واپس چلو سامان بھی ساتھ لے چلو خدا آئندہ میں آپ کو کبھی اذیت نہیں پہنچاؤں گا۔

اس حدیث میں بُرے اور ضدی پڑوسی کا ایک خاص علاج بیان ہوا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی ضد کی وجہ سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مظلوم کو یہ طریق بتایا تھا جو نہایت مؤثر ثابت ہوا۔

(۱۰) عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَغُلَامُهُ يَسْلَخُ شَاةً فَقَالَ يَا غُلَامُ إِذَا فَرَغْتَ فَابْدَأْ بِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ الْيَهُوْدِيُّ أَصْلَحَكَ اللّٰهُ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِي بِالْجَارِ حَتَّى خَشِيْنَا أَوْ رُوِيْنَا أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ۔ (الادب المفرد)

حضرت مجاہدؒ تابعی روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت عبد اللہؓ بن عمرو کے پاس تھے ان کا غلام ذبح شدہ بکری کی کھال اتار رہا تھا حضرت عبد اللہؓ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ فارغ ہونے کے بعد گوشت کی تقسیم کا آغاز ہمارے یہودی پڑوسی سے کرنا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ خدا آپ کا بھلا کرے یہودی سے گوشت کی تقسیم کی ابتدا کرنے کا ارشاد فرماتے ہیں حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا اسلئے کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑوسی کے بارے میں تاکیدی احکام سنے ہوئے ہیں یہاں تک کہ ہم خطرہ محسوس کرتے تھے کہ آپ پڑوسی کو وارث ہی قرار نہ دے دیں"۔

اس حدیث سے صحابہؓ کے اس عملی نمونہ کا اظہار ہوتا ہے جو وہ اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں اختیار کئے ہوئے تھے۔ کیا دنیا نے کبھی اس سے بہتر معاشرہ دیکھا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

جماعت احمدیہ کا قیام اس زمانہ میں اسلامی تعلیمات کے عملی نمونہ کے قائم کرنے کے لئے ہوا ہے۔ اس جگہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا صرف ایک ارشاد درج کرتے ہیں۔ حضورؑ نے تحریر فرمایا ہے کہ:۔

"جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۵)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کے ہر حکم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ اللّٰھم آمین +

مومن کے اوصاف

(از جناب چودھری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے)

ہر چند کہ بیگانۂ بیداد ہے مومن
وقت آئے تو اک تیغِ خدا داد ہے مومن

خوش خلق و خوش آہنگ و خوش آداب و خوش اطوار
دل بستہ و دلدادہ و دلشاد ہے مومن

پھولوں کی مجالس ہوں تو مانندِ صبا ہے
پتھر کی منازل ہوں تو فرہاد ہے مومن

اپنوں کی رفاقت ہو تو الطاف کا پیکر
غیروں کا تقابل ہو۔ تو شدّاد ہے مومن

القصّہ خود اپنی ہی تجلّی کی فضا میں
پابند ہے مومن۔ کبھی آزاد ہے مومن

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو۔ تو فولاد ہے مومن

معارف القرآن

خطبہ جمعہ

ایمان کا مقصد فلاحِ دارین اور اللہ تعالیٰ کی ابدی رحمتوں کا وارث ہونا ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲۵؍ہجرت ۱۳۵۰ھش بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیتِ قرآنیہ کی تلاوت فرمائی :-

یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (المائدہ ع ۶)

فرمایا:- جو مختصر سی آیت اِس وقت مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں نہایت حسین پیرایہ میں ایک نہایت ہی بنیادی اہمیت کا مضمون بیان ہُوا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس کی کتب اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے کی کوئی غرض ہوتی ہے۔ انسان کی مقصد کے پیشِ نظر دنیا سے منہ موڑتا اور دُنیا والوں کی دشمنی مول لے کر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا اور یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں اپنے رب کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کو جیسا کہ وہ چاہتا ہے اپنی ذات میں کامل اور اپنی صفات میں کامل یقین کا اور اس بات پر یقین کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔ اسی طرح وہ یہ اعلان کرتا ہے کہ مَیں اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان لایا ہوں اور جو پہلے رسول گزرے ہیں اور جو کتب نازل ہوئی ہیں اُن پر بھی ایمان لایا ہوں۔ اور ایمان باللہ، ایمان بالرسل اور ایمان بالکتب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ انسان فلاحِ دارین حاصل کرے اور اس زندگی میں بھی وہ خدا میں ہو کر با آرام زندگی پالے اور اُخروی زندگی (جو

مرنے کے بعد انسان کو یقیناً ملنے والی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان سے وعدہ کیا ہے) میں بھی وہ فلاح کو حاصل کرے۔

فلاح کے معنی انتہائی کامیابی کے ہیں اور امام راغب نے اپنی کتاب مفردات میں لکھا ہے کہ اخروی زندگی میں جو فلاح اور ابدی حیاتِ طیبہ ایک مومن کو ملے گی وہ چار خصوصیات کی حامل ہوگی چار باتیں اس میں پائی جائیں گی اور وہ یہ ہیں:۔

(۱) ایک ایسی ابدی زندگی جس پر کبھی فنا نہ آئے۔
(۲) ایک ایسی تونگری جس کے ساتھ کوئی احتیاج باقی نہ رہے۔
(۳) اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ایسی عزت کہ جس کے ساتھ شیطانی ذلّت کے اندھیرے کبھی اکٹھے نہیں ہوسکتے۔
(۴) وَعِلْمٌ بِلَا جَهْلٍ اور وہ حقیقی علم جو جہالت کی تمام ظلمتیں اور اس کے اندھیروں کو دُور کر دیتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اس غرض سے ایمان لائے ہو کہ ایک ابدی حیات تمہیں حاصل ہو۔ وہ حیاتِ طیبہ تمہیں ملے جو ابدی قبولیت کی حامل اور خدا تعالیٰ سے نئے سے نئے اور زیادہ سے زیادہ فیض اور برکتیں اور رحمتیں حاصل کرنے والی ہو اور ایک ایسی زندگی ہے جس کا تصور بھی ہم یہاں اس دنیا میں نہیں کر سکتے۔

جہاں تک غنا اور احتیاج کا سوال ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو چاہو گے تمہیں مل جائے گا۔ اس سے زیادہ اور کیا غنا ہوسکتی ہے۔ عزت کی ایک نگاہ بھی جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے کسی بندہ پر پڑے وہ بھی بڑی ہے لیکن جس زندگی کے متعلق یہ وعدہ ہو کہ اس کے ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی نگاہیں ایک عاجز انسان پر پڑتی رہیں گی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا عزت ہوگی۔ پھر علم اور علم کی زیادتی کا یہ حال کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے متعلق هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ فرماتا ہے یعنی مومن ہدایت کے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے کچھ مقامات حاصل کرتا ہے تو کچھ اور نئی راہیں اس پر کھول دی جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک نئے بلند تر مقام پر پہنچتا ہے تو قرب کی کچھ اور راہیں اس پر کھولی جاتی ہیں۔ یہ ہدایت اور علم ایسا نہیں جس پر انسان ایک وقت میں احاطہ کرلے اور سیر ہو جائے اور پھر تشنگی کا احساس اس کے اندر پیدا ہو بلکہ یہ وہ علم اور ہدایت ہے جو ہر لحظہ بڑھتا ہے وہ علم ہے جو ہر لحظہ انسان کو خدا تعالیٰ سے قریب سے قریب تر لے جاتا ہے۔ وہ علم ہے جس پر شیطان کی یلغار کا امکان ہی نہیں کیونکہ جنت کے دروازے شیطان پر بند ہو چکے ہیں۔

غرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس قسم کی ابدی حیاتِ طیّبہ کے حصول کے لئے تم ایمان لاتے ہو اور میری آواز پر لبیک کہتے ہو۔ مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس اعلانِ ایمان کے نتیجہ میں تین قسم کی ذمہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں اور تین تقاضے ہیں جو یہ ایمان انسان سے کرتا ہے۔

پہلا تقاضا اس کا یہ ہے کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ۔ انسان ایمان سے قبل بہت سی بدیوں اور بدعادتوں اور بدرسوم اور شیطانی خیالات میں پھنسا ہُوا ہوتا ہے ایمان کے ساتھ ہی اس کو یہ ساری بُرائیاں چھوڑنی پڑتی ہیں اور چھوڑنی چاہئیں اگر وہ ایمان میں سچا ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں اپنے نفس کو گناہ اور معاصی اور نواہی کے ارتکاب سے انسان اسلئے بچائے کہ کہیں اس کا رب اس سے ناراض نہ ہو جائے۔ پس جب ایمان حقیقی ہو اور اس کے ساتھ جیسا کہ چاہیئے معرفت اور عرفان بھی ہو تو ایمان کا پہلا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ ساری بُرائیوں اور بدیوں اور بدرسموں اور بدعادتوں اور بدخیالات اور بدخواہشوں اور گندے میلانِ طبع کو انسان اپنے ربّ کی خاطر چھوڑ دے۔ غرض تمام گناہوں اور معاصی سے بچنے کا نام تقویٰ ہے اور عقلاً بھی انسان سے پہلا مطالبہ یہی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ جب تم کہتے ہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے تو عقل کہتی ہے کہ اب تم کسی ایسی چیز کی طرف متوجہ نہ ہونا جو تمہارے ربّ کی پسندیدہ نہیں جس سے وہ ناراض ہو جاتا ہے۔ پس پہلا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ ہم ہر اُس چیز سے بچیں جو ہمارے ربّ کو پسندیدہ اور پیاری نہیں ہے۔

دوسری ذمہ داری ہم پر یہ عائد ہوتی ہے یا یوں کہو کہ دوسرا تقاضا ایمان ہم سے یہ کرتا ہے کہ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ۔ یعنی مقامِ خوف جس کا تقویٰ میں ذکر ہے صرف وہ کافی نہیں بلکہ اس کے بعد مقامِ محبت میں داخل ہونا ضروری ہے اور انسان کے دل کی یہ حالت ہونی چاہیئے کہ وہ دلی تڑپ اور شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو ڈھونڈے جو راہیں کہ اس کے ربّ کی طرف لے جانے والی ہیں۔ جب غرباء کی ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اسلئے حاضر ہوئی تھی کہ امیر کچھ ایسی نیکیاں کرتے ہیں جو غریب بجا نہیں لا سکتے اسلئے انہیں کچھ عبادتیں بتائی جائیں کہ وہ ان کے ذریعہ اس کمی کو پُورا کر سکیں۔ تو ان کے دل کی یہ خواہش وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ ہی کا ایک نظارہ ہمارے سامنے پیش کر رہی ہے۔ پس مومن کے دل کی یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ ہر اُس راہ کو تلاش کرے جو راہ اسے اس کے ربّ کی طرف پہنچانے والی ہو اور جس پر چل کر وہ اپنے ربّ کا قُرب حاصل کرنے والا ہو۔ وَاسَل کے معنے اللہ کی طرف راغب کے ہیں۔ یعنی جو شخص اللہ کی طرف راغب ہو اُسے عربی زبان میں وَاسِل کہتے ہیں۔ اور مفرداتِ راغب میں ہے کہ وسیلہ کی حقیقت یہ ہے

کہ قُرب کی راہوں کی معرفت اور عرفان شوق سے حاصل کیا جائے۔ (میں لفظی ترجمہ نہیں کر رہا بلکہ انہوں نے جو معنے کئے ہیں اُن کا مفہوم اپنی زبان میں بیان کر رہا ہوں) اسی طرح قُرب کی راہیں جو انسان پر کھُلیں ان راہوں پر شوق سے چلا جائے۔ اس کو انہوں نے عبادت کے نام سے پکارا ہے شریعتِ اسلامیہ کے جو احکام ہیں اور وقت اور حالات اور مقام اور ماحول کے مطابق جو بہترین ہدایتیں ہوں ان بہترین ہدایتوں پر دلی رغبت سے عمل کیا جائے تاکہ اللہ تعالیٰ انسان سے خوش ہو جائے۔

پس ایک معنی وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کے یہ ہیں کہ ان راہوں کی دلی رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش کرو جو خدا کی طرف لے جاتی اور انسان کو خدا تعالیٰ کا مقرب بنا دیتی ہیں۔ پھر وسیلہ کے ایک معنی ہم قرآن کریم کے بھی کر سکتے ہیں کیونکہ قرآن کریم نے بڑی وضاحت کے ساتھ ان راہوں کی نشاندہی کی ہے جو راہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی ہیں اور اس صورت میں وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ کے یہ معنی ہوں گے کہ قرآن کریم کی ہدایات اور احکام سے دلی پیار اور محبت کرو تا تمہیں اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل ہو جائے۔ پھر وسیلہ کے ایک معنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی کئے جا سکتے ہیں۔ اس کی طرف خود قرآن کریم نے سورہ بنی اسرائیل میں اشارہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ (بنی اسرائیل ع ۶)

کہ انسانوں میں سے جن کو مشرک معبود بناتے ہیں وہ خود ایسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قُرب حاصل کر چکے ہوں اور جن کی مدد سے یا جن کے اُسوہ پر چل کر وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔ ایک مومن تو ان سے بھی زیادہ اسوہ کی تلاش کی تڑپ اپنے اندر رکھتا ہے اور جب ہم اَیُّهُمْ اَقْرَبُ کے مفہوم کی روشنی میں جو وسیلہ کے اندر پایا جاتا ہے اور جسے سورہ بنی اسرائیل کی یہ آیت واضح کرتی ہے۔ اِبْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ پر غور کریں تو ہم یہ معنی بھی کر سکتے ہیں کہ قربِ الٰہی کی تلاش میں اسوۂ حسنہ کی تلاش کرو یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جن راہوں پر گامزن ہو کر اللہ تعالیٰ کے مقرب بنے تم بھی اُن راہوں کو اختیار کرو کیونکہ آپ ہی کامل اُسوہ ہیں۔ **تمہارے سامنے** چونکہ ایک مثال پہلے سے موجود ہے اسلئے تم انہیں زیادہ آسانی سے پا سکو گے اور آپ کے اُسوہ کو سامنے رکھو اور آپ کی نقل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے قُرب کو زیادہ سہولت کے ساتھ حاصل کر سکو گے۔ غرض دوسری ذمہ داری جو ایمان کی وجہ سے کسی انسان پر عاید ہوتی ہے وہ اس آیت میں اِبْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ بتائی گئی ہے۔ لغت والے لکھتے ہیں کہ الوسیلۃ کے اندر یہ مفہوم پایا

جاتاہے کہ قُرب الٰہی کی راہوں کو رغبت اور شوق کے ساتھ تلاش کیا جائے۔ پس وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کے یہ معنی ہوئے کہ تم شوق اور رغبت کے ساتھ ان راہوں کو تلاش کرو جو خدا تک لیجاتی ہیں۔

بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ بڑی مالی قربانیاں دیتے ہیں نمازوں میں باقاعدگی نہ ہوتی تو کیا ہوا۔ وہ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پر عمل نہیں کر رہے ہوتے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومن کی یہ شان بتائی ہے کہ وہ قرب کی ہر راہ سے محبت اور پیار اور رغبت اور شوق کا تعلق رکھتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ بعض راہوں پر چلے اور بعض راہوں کو چھوڑ دے۔

پھر بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ "جی سارا دن عبادت کردے رہندے آں چندے نہ دتے تے کیہہ ہو گیا" حالانکہ ہر قُرب کی راہوں کو بشاشت سے قبول کر لینا چاہیئے اور ان کے ساتھ پیار کرنا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ہماری زندگی کا ہر راستہ ہمارے رب تک پہنچانے والا ہو تاکہ ہم اس کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا ہی مظاہرہ تھا کہ بعض صحابہؓ کے متعلق آتا ہے کہ باوجود اس کے کہ انہیں پیشاب کی حاجت نہ ہوتی وہ بعض جگہ پیشاب کرنے کے لئے بیٹھ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں پیشاب کرتے دیکھا تھا اسلئے ہم رہ نہیں سکے اور ہم نے یہاں پیشاب کیا ہے۔ بظاہر اس فعل میں کوئی دینی چیز نہیں لیکن اس کے پیچھے جو محبت کام کر رہی ہے وہ بڑی عجیب چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً ایسے جذبات کو قبول کرتا ہے۔ یہ چیز انسان کو کہیں سے کہیں اٹھا کر لے جاتی ہے۔ غرض وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ میں ہمیں اس طرف متوجہ کیا ہے کہ ہم نے قُرب کی ہر راہ سے پیار کرنا ہے۔ یہ نہیں کہ بعض راہوں کو لے لیا اور بعض کو چھوڑ دیا۔

جب خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی راہوں کی تعیین ہو گئی اور ان راہوں سے پیار ہو گیا تو پھر ایمان کا تیسرا تقاضا یہ ہے کہ جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ۔ دراصل جیسا کہ میں نے پہلے اشارہ کیا ہے وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ کا تعلق محبتِ الٰہی کے ساتھ ہے جیسا کہ اِتَّقُوا اللّٰہَ کا تعلق خوفِ الٰہی کے ساتھ ہے۔

پھر جَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِہٖ جس وقت انسان صحیح معنوں میں اپنے ربّ کو پہچاننے لگتا ہے اور اس کی ذات اور اس کی صفاتِ کاملہ حسنہ کا کامل عرفان حاصل کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی بڑی ہی قدر اور عزت انسان کے دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کی عزّت اور عظمت اور اس کا جلال کچھ اس طرح دل میں بیٹھ جاتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اس کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں رہتی۔ وہ ہیچ نظر آتی ہے۔ قدردانی کا یہ جذبہ محبت اور خوف سے جدا گانہ ہے اور میں سمجھتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ تجربہ رکھنے والے اس پر گواہی دیں گے کہ یہ خوف اور محبت کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خوف اور محبت کے بعد جب تم

واقعہ میں اللہ تعالےٰ کو پہچاننے لگے اور اس کی معرفت تمہیں حاصل ہو گئی تو پھر تم اس بات سے رہ نہیں سکتے کہ اس کے راستہ میں جہاد کرو۔ یعنی راہ جب مل گئی تو دنیا کی ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے ہر قربانی دے کر اس راہ پر گامزن رہنا یہ مجاہدہ ہے، مال کی قربانی ہے، نفس کی قربانی ہے، جان کی قربانی ہے، اوقات کی قربانی ہے، عزتوں کی قربانی ہے اور اولاد کی قربانی ہے۔ ہر قسم کی قربانی ہے جس کا مطالبہ جَاهِدُوْا ہم سے کرتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کا مقام انسان نے پہچان لیا تو وہ کہاں بخل کرے گا۔ بخل تو ایسے دل اور ایسے دماغ میں داخل ہو نہیں سکتا۔ تو وہ یہ کہے گا کہ ہر چیز خدا کی راہ میں قربان ہے۔ اور یہ تیسری ذمہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے انسان پر ڈالی ہے۔

پس اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ اوّل خدا کا خوف پیدا ہو اور انسان تمام بُرائیوں کو چھوڑ دے پھر خدا کی محبت پیدا ہو اور انسان نیکی کی ہر راہ پر گامزن ہونے کے لئے تیار ہو جائے اور خدا تعالیٰ کی قدر اور اس کی عظمت اور اس کا جلال اس کے دل کو اپنے قبضہ میں لے لے اور اس کی راہ میں ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ جَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالو۔ اَسْلَمْنَا لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

جب یہ تینوں مطالبے تم پورے کرو گے لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ تب ہی تم اس فلاحِ دارین کو حاصل کرو گے جو تمہارے ایمان کی غرض ہے۔ اگر تم ایمان کا دعویٰ کرو لیکن ان مطالبات کو پورا نہ کرو تو تم فلاحِ دارین حاصل نہیں کر سکتے۔ تمہارے جیسا بدبخت پھر کوئی نہیں ہو گا کہ جس کے ہاتھ میں نہ دنیا رہی نہ دین رہا۔ دُنیا دار دین کی وجہ سے اس سے پیچھے ہٹ گئے اور ناراض ہو گئے اور خدا کے سامنے ان کے اعمال پیش کئے گئے تو ان میں ہزار کیڑے دنیا کے نکلے اور خدا تعالیٰ نے بھی انہیں رد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے کہ ہم واقعہ میں حقیقی مومن بن جائیں اور ایمان کے ہر سہ تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور محض اس کے فضل سے ہم فلاحِ دارین حاصل کریں یعنی اس دُنیا میں بھی ابدی بقاء لقاء اور رضا ہمیں حاصل ہو تا کہ ہم اپنی زندگی کے مقصد اور مطلوب کو حاصل کر سکیں اور دُنیا جو ان راہوں کو پہچانتی نہیں اور ہمیں تمسخر اور استہزاء سے دیکھ رہی ہے وہ دیکھے کہ خدا کی راہ میں ذلتیں اٹھانے والے ہی عزت کے وارث قرار دیئے جاتے ہیں اور اس کی راہ میں دُکھ پانے والے ہی ابدی سرور اور لذت حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ دنیا کی بھی آنکھیں کھولے اور اپنے قُرب کی راہوں کی طرف ان کو ہدایت دے اور انسانی زندگی کا جو مقصد ہے وہ ان کی زندگیوں میں بھی پورا ہو۔ آمین +

(الفضل ۲۰ امان ۱۳۵۰ھش - ۲۰ مارچ سنہ 1971ء)

حاصلِ مطالعہ — کتاب احیاء السنّۃ کے چند حوالے

[نائیجیریا کے عالم ربانی الشیخ عثمان بن فودی نے ایک کتاب "احیاء السنۃ واخماد البدعۃ" تحریر فرمائی ہے جسے قاہرہ سے جامع ازہر کے زیر اہتمام مطبعۃ الزاویۃ التیجانیۃ سے شائع کیا گیا ہے۔ شیخ موصوف ایک مجاہد خادم دین ہیں۔ اس کتاب میں بہت سی مفید باتیں ہیں۔ بعض حوالجات قارئین کے مطالعہ کے لئے درج ذیل ہیں:-]

(۱) امام احمد بن حنبل پر الہام بذریعہ جبریل

وحکی احمد بنُ حنبل قال:
کُنتُ یَومًا مَعَ جَمَاعَةٍ تجرّدوا
ودَخلُوا المَاءَ فَاسْتَعْمَلتُ
الحَدِیْثَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ
وَالیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَدْخُلُ الحَمَّامَ
اِلَّا بِمِئْزَرٍ وَلَمْ اَتَجَرَّدْ فَرَاَیْتُ
تِلْکَ اللَّیْلَةَ قَائِلًا یَقُوْلُ لِیْ
یَا اَحْمَدُ اَبْشِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ
غَفَرَ لَکَ بِاسْتِعْمَالِکَ السُّنَّةَ
وَجَعَلَکَ اِمَامًا یُقْتَدٰی بِکَ
قُلْتُ مَنْ اَنْتَ قَالَ جِبْرِیْلُ"۔

(احیاء السنّۃ ص۳۱)

ترجمہ۔ امام احمد بن حنبل نے بیان فرمایا کہ میں ایک دن (حمام میں) کچھ ایسے لوگوں کے ساتھ تھا جو بالکل عریانی کی حالت میں پانی میں داخل ہو گئے لیکن میں نے حدیث نبوی کو مد نظر رکھا اور اس پر عمل پیرا ہوا جو یہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے اسے حمام میں تہبند کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے۔ اس حدیث کی بناء پر میں نے عریانی اختیار نہ کی۔ اس رات میں نے خواب میں سُنا کہ کوئی شخص مجھے پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے احمد! تجھے مبارک ہو، تو خوش ہو جا کہ اللہ تعالیٰ نے حدیث نبوی کی پیروی کے باعث تجھے مغفرت سے نواز دیا ہے اور تجھے لوگوں کے لئے ایسا امام مقرر کر دیا ہے جس کی اقتداء کی جائے گی۔ میں نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے کہا کہ میں جبریل ہوں۔"

(۲) نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنا مسنون نہیں

کَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ یَاْتِیْ
بَعْدَ السَّلَامِ بِالْاَذْکَارِ الْمَشْرُوْعَةِ
ثُمَّ یَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا ثُمَّ یَنْصَرِفُ

وَرُوِيَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ رَبِّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي اتِّبَاعِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(احیاء السنۃ ص۹۵)

ترجمہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں سلام پھیرنے کے بعد شرعی ذکر (اللّٰھم انت السلام وغیرہ) پڑھتے پھر تین مرتبہ استغفار فرماتے اور پھر تشریف لیجاتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ حضورؐ یہ دعا مانگا کرتے تھے کہ اے میرے رب! مجھے اس دن کے اپنے عذاب سے بچا جب تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا۔ پس ساری بہتری اسی میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی جائے۔

(۳) آنحضرتؐ خلفاء راشدین اور صحابہؓ کی سنت

اِنَّهُ لَمْ يُرْوَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلَاةً فَسَلَّمَ مِنْهَا فَبَسَطَ يَدَيْهِ وَدَعَا وَاَمَّنَ الْمَأْمُوْمُوْنَ عَلٰى دُعَائِهِ وَكَذٰلِكَ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ بَعْدَهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَكَذٰلِكَ بَاقِي الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ وَشَيْئٌ لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فَلَا شَكَّ اَنَّ تَرْكَهُ اَفْضَلُ مِنْ فِعْلِهِ بَلْ هُوَ بِدْعَةٌ "

(احیاء السنۃ ص۹۹)

ترجمہ۔ یہ کہیں مروی نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی نماز پڑھی ہو اور سلام پھیرنے کے بعد ہاتھ پھیلا کر دعا کی ہو اور آپؐ کے مقتدیوں نے آپؐ کی دعا پر آمین کہی ہو۔ اسی طرح آپؐ کے بعد خلفاء راشدین اور آپؐ کے دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا مروی نہیں ہے اور وہ کام جسے نہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور نہ آپؐ کے کسی صحابی نے کیا ہو بلاشبہ ایسے کام کرنے سے اس کا ترک افضل ہے بلکہ اس کا کرنا بدعت ہے۔"

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ نمبر

سلسلہ احمدیہ کے بزرگ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی زندگی اور ان کی خدمات کے بارے میں الفرقان جلد ہی ایک خاص نمبر شائع کر رہا ہے۔ احباب کرام اور بہنوں سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں قلمی اعانت فرمائیں جملہ مقالہ جات چار ہفتے تک پہنچ جانے چاہئیں۔

(مدیر الفرقان ربوہ)

ذِکْرُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الْقُرْاٰنِ

نبیوں کی قوموں نے ان کو کیا جواب دیا؟

وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ فَیَقُوْلُ مَاذَا اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِیْنَ

قرآن مجید میں انبیاء علیہم السلام کا اجمالی اور تفصیلی ذکر کیا گیا ہے نبی تو ہر قوم اور ہر زمانے میں ہوئے ہیں۔ ان میں سے بعض کے نام قرآن مجید میں مذکور ہیں اور اکثر کے نام مذکور نہیں جن نبیوں کے نام قرآن مجید نے بیان فرمائے ہیں ان کے ضروری حالات بھی ذکر کئے ہیں۔

قرآن مجید تاریخ اور قصوں کی کتاب نہیں ہے وہ شریعت کی کتاب ہے، قوانین و احکام کا مجموعہ ہے۔ اس میں عبرت اور موعظت کا بیان ہے۔ گزشتہ نبیوں کے حالات و واقعات کا بیان بھی اسی موعظت کے ذیل میں آتا ہے۔ ان کی قوموں کے اعتراضات اور انبیاء علیہم السلام کے ان کو دئے گئے جوابات کا ذکر بھی بطور نصیحت کے کیا گیا ہے تاکہ آئندہ لوگ ان امور میں لغزش نہ کھائیں اور ایسے اعتراضات کرنے سے بچیں جن کا غلط ہونا پہلے کسی نبی کے وقت میں ثابت ہو چکا ہے۔

سورۃ القصص ع ۷ میں یہ ذکر ہے کہ حشر کے روز منکرین اور مکذبین سے دریافت کیا جائے گا ماذا اجبتم المرسلین کہ تم ہمارے فرستادوں کو کیا جواب دیتے رہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منکرین اس سوال پر مبہوت ہو جائیں گے اور وہ کوئی بات نہ بنا سکیں گے۔ اس وقت ان پر اپنے جملہ اعتراضوں کا بودہ پن کھل چکا ہوگا اور وہ کوئی جواب دینے کے قابل نہ ہوں گے۔

اجمالی اعتراضات

(۱) استہزاء و تمسخر:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا یَاْتِیْهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (یٰس ع ۲) انسانوں کے لئے حسرت اور افسوس کا مقام ہے کہ ان کے پاس جو بھی رسول آتا ہے یہ اس سے استہزاء اور تمسخر سے پیش آتے ہیں۔

دوسری جگہ فرمایا ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْا آيَاتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا (الکہف ع۱۲) کہ منکرین کو اس لئے جہنّم میں داخل کیا جائے گا کیونکہ وہ میری آیات اور میرے رسولوں کا انکار کرتے رہے اور انہیں محل استہزا بناتے رہے۔

(۲) جادوگر اور دیوانہ قرار دینا: دوسرا اعتراض یا دوسرا سلوک جو سارے نبیوں کے ساتھ ہوا وہ یہ ہے کہ ہر نبی کو اس کی قوم نے جادوگر اور دیوانہ قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے كَذٰلِكَ مَا أَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنْ رَسُوْلٍ إِلَّا قَالُوْا سَاحِرٌ أَوْ مَجْنُوْنٌ (الذاریات ع۳) کہ ان سے پہلے بھی ہر آنیوالے رسول کو اس کی قوم کے لوگوں نے یا جادوگر قرار دیا یا دیوانہ ٹھہرایا ہے۔

قیامت کے روز جب مجرموں کو سزا دی جائیگی تو یہ اعلان کیا جائے گا إِنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَسْتَكْبِرُوْنَ ○ وَيَقُوْلُوْنَ أَئِنَّا لَتَارِكُوْا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُوْنٍ (الصافات ع۲) کہ یہ لوگ وہ ہیں جب بھی ان کے پاس کوئی نبی توحید کی منادی لے کر پہنچا انہوں نے تکبّر سے کام لیا اور کہہ دیا کہ کیا ہم اپنے معبودوں کو ایک دیوانے شاعر کے لئے چھوڑ دیں۔

منکرین نبیوں کو بیک وقت دیوانہ بھی کہتے ہیں اور جادوگر اور شاعر بھی قرار دیتے ہیں۔ یہ تضاد خود ان کے اعتراضوں کے بے بنیاد ہونے پر واضح دلیل ہے۔ دیوانہ تو باہوش و حواس نہیں ہوتا اور جادوگر اور شاعر بہت ہوشیار ہوتا ہے بلکہ دوسروں کی عقلوں سے کھیل رہا ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ منکرین نبیوں کے ابتدائی ضعف اور ان کی سادگی کو دیکھ کر اور اپنے آپ کو بڑا قرار دے کر اس قسم کی بے ہودہ باتیں کرتے ہیں۔ بہرحال قرآن مجید اس حقیقت کو بیان فرماتا ہے کہ نبیوں کو ان کی قوموں نے دیوانہ بھی کہا اور جادوگر بھی ٹھہرایا ہے۔

(۳) کاذب و مفتری ٹھہرانا: دشمنانِ حق جملہ انبیاء علیہم السلام کو جھوٹا اور مفتری ٹھہراتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَإِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاؤُوْا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيْرِ (آلِ عمران ع۱۹) کہ اے رسول! اگر تیرے وقت کے لوگ تجھے جھٹلاتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے تجھ سے پہلے جتنے رسول آتے رہے ہیں ان سب کو جھوٹا اور کاذب قرار دیا گیا وہ رسول بھی بیّنات، صحیفے اور روشن کتاب لیکر آئے تھے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَأُوْذُوْا حَتّٰى أَتَاهُمْ نَصْرُنَا وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِ اللّٰهِ وَلَقَدْ جَاءَكَ مِنْ نَبَإِ الْمُرْسَلِيْنَ (الانعام ع۴) اے رسول! تجھ سے پہلے جملہ رسولوں کو کاذب و مفتری ٹھہرایا گیا۔ انہوں نے ہر قسم کی تکذیب اور ایذا رسانی پر صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری نصرت

آگئی۔ ہمارے کلمات اور پیشگوئیوں کو کوئی بدلنے والا نہیں۔ تجھے نبیوں کی خبریں اور حالات پہنچ چکے ہیں۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ ہر نبی کو اپنے وقت میں منکروں کی طرف سے ہر قسم کے دُکھ دئے گئے انہیں کاذب و مفتری ٹھہرایا گیا۔ قرآن مجید میں اِس استہزاء اور تکذیب اور اذیت کی باتوں کا تذکرہ بکثرت کیا گیا ہے تاکہ لوگ عبرت حاصل کریں مگر ہوا یہی ہے کہ ہر نئے نبی کے ساتھ اس کے وقت کے لوگوں نے وہی سلوک کیا اور وہی اعتراض کئے جو ان کے پیش رو اپنے وقت کے نبیوں پر کرتے رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتا ہے مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ (حٰم السجدہ ع ۵) کہ اے نبی! تجھ پر مخالفین وہی اعتراض کرتے ہیں جو تجھ سے پہلے نبیوں پر کئے گئے تھے۔ جب اِن اعتراضات کا پہلے وقتوں میں غلط ہونا ثابت ہو چکا ہے تو اب انہیں کیونکر قابلِ اعتناء سمجھا جا سکتا ہے؟

(۴) **نبیوں کی بشریت پر اعتراض**:۔ ہر نبی کے زمانہ میں منکرین نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ نبی تو ہماری طرح کا انسان ہے۔ اسی کو بھی ہماری طرح حوائجِ بشریہ لاحق ہیں اسے کس طرح رسول اور نبی سمجھ لیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قَالُوْا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا فَاْتُوْنَا بِسُلْطَانٍ مُّبِيْنٍ ۝ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَمَا كَانَ لَنَا اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطَانٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورہ ابراہیم ع ۲) کہ منکروں نے رسولوں سے کہا کہ تم ہماری طرح کے بشر ہو تمہارا مقصد یہ ہے کہ ہمیں ان معبودوں کی عبادت سے روک دو جن کی عبادت ہمارے باپ دادے کیا کرتے تھے پس ہمارے پاس کوئی کھلا غلبہ لاؤ۔ ان کے جواب میں رسولوں نے کہا کہ ہم تو تمہاری طرح کے بشر ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں پر چاہتا ہے احسان فرما دیتا ہے۔ ہم غلبہ یا کھلا نشان اللہ تعالےٰ کے اِذن سے ہی لا سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ پر ہی مومنوں کو بھروسہ کرنا چاہیئے۔

اِس سوال و جواب سے ظاہر ہے کہ منکرین کو نبیوں کے بشر ہونے پر بڑا اعتراض تھا۔ انبیاء نے فرمایا کہ ہم بشر تو بیشک ہیں مگر اللہ تعالےٰ نے ہمیں اپنے فضل سے نوازا ہے اور نبوت و رسالت کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے۔ تمہیں ہماری بشریت تو نظر آتی ہے مگر تم اللہ کے اس نمایاں فضل کو نہیں دیکھتے جو اس نے ہم پر کیا ہے۔

(۵) **نبیوں کے کھانا کھانے پر اعتراض**:۔ یہ اعتراض بھی سب نبیوں پر کیا گیا ہے کہ وہ کھانا کھاتے ہیں، اپنی ضروریات کے پورا کرنے کیلئے

خرید و فروخت کے سلسلہ میں بازاروں میں جاتے ہیں۔ سورہ الفرقان میں اللہ تعالیٰ نے کفار مکہ کے اس اعتراض کو ذکر فرمایا وَقَالُوْا مَا لِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ کہ یہ کیسا رسول ہے کہ کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا جواب بایں الفاظ دیا ہے وَمَا اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا اِنَّهُمْ لَيَأْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَيَمْشُوْنَ فِي الْاَسْوَاقِ (الفرقان ع۲) کہ اس رسول سے پیشتر بھی سب نبی ایسے ہی تھے کہ وہ کھانا کھاتے تھے اور بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔

بظاہر یہ نہایت سطحی اور غیر معقول اعتراض ہے مگر مقام حیرت ہے کہ ابتداء آفرینش سے ہر نبی کے وقت میں یہ اعتراض ہوتا آیا ہے کہ یہ تو بشر ہے یہ تو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ یہ تو گلی کوچوں میں چلتا پھرتا ہے۔

(۶) باپ دادوں کے مسلک سے علیحدگی کا اعتراض

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ سب نبیوں پر ان کے زمانوں میں ان کی قوموں نے ایک بڑا اعتراض یہ کیا ہے کہ یہ لوگ ایسے عقائد اور اعمال کی تلقین کرتے ہیں جو ہمارے باپ دادوں کے عقائد و اعمال سے مختلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بَلْ قَالُوْا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝ وَكَذٰلِكَ مَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَا اِنَّا وَجَدْنَا اٰبَاءَنَا عَلٰى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰى اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۝ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَاءَكُمْ قَالُوْا اِنَّا بِمَا اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (الزخرف ع۲) کہ منکرین کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک مسلک پر پایا ہے اور ہم ان کے نقش قدم پہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اللہ فرماتا ہے کہ ہر رسول کو جب ہم نے کسی بستی میں برپا کیا تو اس بستی کے صاحب ثروت باشندوں اور بڑے لوگوں نے یہی کہا تھا کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریق پر پایا ہے اور ہم تو ان کی ہی اقتداء کرنے والے ہیں۔ ہر نبی انہیں کہتا رہا ہے کہ کیا تم اس صورت میں بھی میری بات نہ مانو گے جبکہ میں اس تعلیم اور مسلک سے جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے بہت زیادہ بہتر اور اعلیٰ ہدایت پر مشتمل تعلیم اور مسلک تمہارے سامنے پیش کر دوں؟ لوگ یہی کہتے ہیں کہ ہم تمہارے پیغام اور تمہاری رسالت کے منکر ہیں۔"

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے منکرین کے اعتراض کا ذکر فرمایا ہے کہ نبیوں کے سامنے ہمیشہ یہ مشکل پیش آتی رہی ہے کہ لوگ بغیر سوچے سمجھے اندھی تقلید کے قائل ہوتے ہیں وہ غور و فکر سے کام نہیں لیتے۔ اپنے باپ دادوں کے موقف کی اتباع کا دعویٰ کر کے وقت کے نبی کا انکار کرتے رہے ہیں حالانکہ سوچنے والی بات یہ ہے کہ

نبی کا آنا ہی اِس بات کی دلیل ہے کہ اب لوگوں کے عقائد اور ان کے اعمال میں اصلاح کی ضرورت پیدا ہو گئی ہے اور لوگ سابق نبی کے عقائد اور مسلک پر قائم نہیں رہے۔ مقامِ افسوس ہے کہ یہ اعتراض ہر زمانہ میں کیا گیا۔

(۷) جبر و تشدّد کرنے کی دھمکی:۔ ہر نبی ابتداء میں ضعف اور کمزوری کی حالت میں کھڑا ہوتا ہے وہ پہلے دن طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں یکہ و تنہا ہوتا ہے۔ اس کے ابتدائی مومن بھی ضعیف اور کمزور لوگ ہوتے ہیں اِس لئے نبیوں کے مخالف ہمیشہ ہی نبیوں اور ان کے متبعین کو ظلم و تشدّد کا شکار بناتے ہیں انہیں تہ تیغ کرتے اور انہیں جلاوطن کرنے کی دھمکیاں دیتے ہیں اور ہر رنگ میں اذیّت پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَآ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ وَلَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِيْ وَخَافَ وَعِيْدِ۔ کہ کافروں نے اپنے رسولوں سے کہا کہ ہم تم کو اپنے ملک اور علاقہ سے نکال دیں گے یا تم ہمارے مذہب و ملّت میں لوٹ آؤ تب اللہ تعالےٰ نے رسولوں پر وحی نازل کی کہ ہم ظالموں کو ہلاک کر دیںگے اور ان کے بعد اس ملک میں تم کو آباد کر دیں گے۔ میرا یہ وعدہ ان لوگوں کے لئے ہے جو میری شان و عظمت کا خیال رکھتے اور میرے وعید سے ڈرتے ہیں۔

اِس آیت سے ظاہر ہے کہ ہر نبی کو جبر و تشدّد کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور منکرین ہر نبی کو جلاوطن کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے ان کی غرض یہ ہوتی ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو قبولیت حاصل نہ ہو اور وہ اپنے مشن میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

(۸) فرشتوں کے نزول کا مطالبہ: منکرین نبیوں کو حقیر قرار دیتے ہوئے نہایت تکبّر سے کہتے رہے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے کوئی رسول بھجوانا ہوتا تو وہ ہمارے پاس فرشتے بھیجتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ (حم السجدہ ع۲) کہ منکرین کے پاس جب آگے اور پیچھے سے یعنی ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے رسول یہ پیغام لیکر آئے کہ سوائے اللہ کے کسی کی عبادت نہ کرو تو ان لوگوں نے کہہ دیا کہ اگر ہمارے ربّ کا یہ منشاء ہوتا تو وہ فرشتے اتارتا پس اِس بنا پر ہم تمہارے لائے ہوئے پیغام کا انکار کرتے ہیں۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ۝ قُلْ لَّوْ كَانَ فِى الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۔ (بنی اسرائیل ع۱۱) کہ لوگوں کے پاس ہدایت آجانے

کے باوجود ان کو ایمان لانے سے اس بات نے روکا کہ وہ کہہ دیتے رہے کہ کیا بشر کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیج دیا ہے۔ اے نبی! تو جواب میں کہہ دے کہ اگر زمین میں فرشتے چلتے پھرتے اور مستقل با اطمینان آباد ہوتے تو ہم ان کے لئے آسمانوں سے فرشتہ رسول بنا کر بھیجتے۔"

گویا اللہ تعالیٰ نے ہر زمانے کے منکرین کے اس سوال کو بھی سراسر غلط قرار دیا ہے کہ انسان کی بجائے لوگوں کی ہدایت کے لئے فرشتہ کو رسول بنا کر بھیجا جائے کسی انسان کو رسول نہ بنایا جائے۔ فرماتا ہے کہ انسانوں کے لئے نمونہ بشر رسول ہی ہوسکتا ہے فرشتہ نہیں ہوسکتا اس لئے انسانوں کو ہی رسول بنا کر بھیجا جائے گا۔

(۹) کثرتِ اولاد و اموال پر گھمنڈ: نبیوں کے نہ ماننے کے لئے منکرین کا ایک اعتراض یہ ہوتا رہا ہے کہ نبی اور اس کے متبعین کے پاس اموال و دولت کی فراوانی نہیں۔ ہم مالوں میں اور اولادوں میں ان سے بڑھ کر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا أَرْسَلْنَا فِي قَرْيَةٍ مِنْ نَذِيرٍ إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ۔ وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ قُلْ إِنَّ رَبِّي يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقْدِرُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ (سباء ع ۴) کہ جب بھی ہم نے کسی بستی میں رسول بھیجا ہے تو اس کے مالداروں نے کہہ دیا کہ ہم تمہارے پیغام کے منکر ہیں۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد کے لحاظ سے تم سے زیادہ ہیں ہم کبھی مبتلائے عذاب نہیں ہوسکتے۔ اے رسول! تو کہہ دے کہ میرا رب جس کے لئے چاہتا ہے رزق کی فراخی عطا فرماتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے رزق تنگ کر دیتا ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو نہیں جانتے۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا لَوْ كَانَ خَيْرًا مَا سَبَقُونَا إِلَيْهِ وَإِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ (الاحقاف ع ۲) کہ کافر کہتے ہیں کہ یہ دین خیر اور بھلائی پر مشتمل ہوتا تو کیا غریب مسلمان ہم سے پہلے اسے لے سکتے تھے کیونکہ دنیا کی ہر اچھی چیز تو بوجہ مالداری ہم پہلے حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ لوگ ہدایت نہ پاسکیں گے تو کہنے لگ جائیں گے کہ یہ تو پرانا جھوٹ ہے۔

گویا منکرین کی مالداری اور ان کی اولادیں ان کے راستہ میں روک بن جاتی ہیں اور انہیں ایمان لانے کی توفیق نہیں ملتی۔ قرآن مجید میں کفار کا یہ مسلک مختلف طریقوں سے مذکور ہوا ہے۔

ان اجمالی اور مجموعی اعتراضات کے علاوہ قرآن مجید نے ہر نبی پر منکرین کے انفرادی اور تفصیلی اعتراضات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

معذرت: سنسرشپ کی وجہ سے اس دفعہ ماہنامہ الفرقان صرف چالیس صفحات پر شائع ہو رہا ہے عنقریب حضرت میر محمد اسمٰعیل نمبر شائع ہوگا اس میں کمی پوری کر دی جائے گی۔ نیز سالانہ معاونین خاص کی فہرست بھی آئندہ طبع ہوگی۔ احباب جملہ معاونین کے لئے دعا فرمائیں۔

(مینجر)

"خود کاشتہ پودا"

(جناب چودھری آفتاب احمد صاحب بسمل)

اِک میرے شناسا سا لگے فرمانے یہ اک روز
"ہے احمدی انگریز کا خود کاشتہ پودا"

مانگا جو ثبوت اُن سے تو شرمندہ سا ہو کر
کہنے لگے "اِک مولوی صاحب نے کہا تھا"

مَیں نے کہا "معلوم حقیقت نہ ہو جس کو
اُس کو سخن اِس طرح کا زیبا نہیں دیتا

کچھ غور کرو عقل سے تم کام ذرا لو
کہتے ہوئے یہ بات ذرا تم نے نہ سوچا

جس شخص نے کی عمر بھر اسلام کی خدمت
جو دینِ مسیحی سے رہا معرکہ آرا

انگریز کے مذہب کے اُڑا ڈالے پرخچے
تثلیثی عقائد کئے جس نے تہ و بالا

جس شخص نے قرآں کے براہینِ قوی سے
اسلام کا سب دینوں پہ ثابت کیا غلبہ

جس بطلِ جری نے کیا اسلام کو زندہ
ایوانِ مسیحی میں کیا زلزلہ برپا

سب پادری جس مردِ مجاہد سے تھے لرزاں
اسلام کا دنیا میں تھا جو زندہ نمونہ

ناکارہ کیا جس نے نصاریٰ کا کفارہ
ثابت کیا کشمیر میں ہے مدفنِ عیسےٰ"

جس مردِ حق آگاہ نے باطل کے فسوں کو
قرآن کے اعجازی نشانات سے توڑا

مغلوب کیا جس نے ہر اک دشمنِ دیں کو
اونچا کیا ہر سمت محمدؐ کا پھریرا

اُس شخص پہ اور اُسکی جماعت پہ یہ الزام
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ثریّا سے ہے لایا پھر زمیں پر دولتِ ایماں

(جناب ماسٹر محمد ابراہیم صاحب شادؔ)

اطاعت میں محمدؐ کی "مسیحائے زماں" آیا
خدا کے فضل و رحمت کا جہاں میں اِک نشاں آیا

خزاں نے کر دیا تھا گلستانِ دیں کو پژمردہ
بہارِ جاوداں لے کر ہمارا باغباں آیا

مسلسل ہو رہی تھی یورشِ نصرانیت ہر سُو
ز بہرِ غلبۂ اسلام حق کا پہلواں آیا

ہوئی معدوم جس سے ظلمتِ ادیانِ باطل سب
وہ تنویرِ مجسّم ماہِ کامل ضوفشاں آیا

عبث ہے انتظارِ ابنِ مریم آسماں پر سے
مثیلِ ابنِ مریم جب ہمارے درمیاں آیا

رہی ہیں منتظر اقوامِ عالم مدّتوں جس کی
وہ "مہدی" وہ "کرشنا" "وہ مسیحا" قادیاں آیا

خدا کے نور کا مظہر، بُروزِ حُسنِ پیغمبر
امامِ مہدیٔ موعود لاریب و گماں آیا

اشاعت دینِ احمد کی تھی جس کے دم سے وابستہ
غلامِ احمدِ مرسل امامِ آخر زماں آیا

نبی کا نام پانے کے لئے افرادِ اُمّت میں
یہی مخصوص تھا "مردِ مجاہد" جو یہاں آیا

خزینے علم و عرفاں کے امامِ وقت نے بخشے
مبارک صد مبارک ہے ہمارا مہرباں آیا

وہ "سلطان القلم" لایا جدید علمِ کلام اپنا
عطا جس نے کیا ہم کو نیا رنگِ بیاں آیا

"مسلماں را مسلماں باز کردن" مدعا لیکر
برائے نصرتِ دینِ محمدؐ۔ پاسباں آیا

ثریّا سے ہے لایا پھر زمیں پر دولتِ ایماں
وہ "رجلِ فارسی" جس کا نوشتوں میں بیاں آیا

"صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا" کی ندا سُن کر
جُھکایا جس نے۔ وہ کامیاب و کامراں آیا

خوشا بختی ہماری شادؔ پایا عہدِ بابرکت
ملا ہے گوہرِ مقصود۔ اپنا دلستاں آیا

اقتباس

سراجاً منیراً قرار دینے میں حکمت

"چراغ کی چند خصوصیات ہیں جو آفتاب میں نہیں ہیں۔ مثلاً ہم ایک چراغ سے سو چراغ روشن کر سکتے ہیں اور ایک چراغ سے خس وخاشاک اور تنکوں کی ایک دنیا جلا سکتے ہیں چنانچہ آج چراغِ محمدی کے وجود سے لاکھوں ایمان، ایقان، اطاعت اور عبادت کے چراغ فروزاں ہیں۔ آپ کی جلالتِ شان کے چراغ سے لاکھوں کفر، الحاد، شرک اور نفاق کے خس وخاشاک کے ڈھیر جل کر راکھ ہو گئے اور نیست و نابود ہو چکے ہیں۔ اسکے باوجود آپ کے وجودِ مقدس میں اور نورِ انور میں ہرگز کوئی فرق نہیں پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کرتے ہوئے عرض کیا کہ خداوندا میں چاہتا ہوں کہ تو اپنی رحمتوں کے خزانوں کا نشان مجھے دکھا دے تاکہ مجھے پتہ چلے کہ تیرے رحمت کے خزانوں کی کوئی انتہا نہیں ان کی دنیا میں کیا مثال ہے۔ قدرت کا ارشاد ہوا اے موسیٰ اپنے خیمے میں چراغ روشن کر اور اپنے خیل وحشم اور پیروؤں کو حکم دے کہ ہر ایک ان میں سے اپنا چراغ تیرے چراغ سے جلائے۔ جب سب نے ایسا کیا اور اپنے اپنے چراغ جلا لیے فرمایا اے موسیٰ! وہ آگ جو تو نے جلائی تھی کیا اس میں کوئی کمی آئی۔ موسیٰ نے عرض کیا نہیں اے میرے مالک! خطاب ہوا کہ ہمارے جود وکرم کے خزانوں کو بھی اسی پر قیاس کرے کہ میں لاکھوں لاکھوں کو اپنے انعامات سے اور کروڑوں کروڑوں کو اپنے فیوضات سے نوازتا ہوں لیکن میری بخشش وعطا اور جود وسخا کے خزانوں میں ذرہ برابر فرق راہ نہیں پاتا۔ خدا جانے یہی سبب ہو کہ حضور کو بھی چراغ فرمایا ہو تاکہ رحمتِ عالمین اس کی رحمت کے خزانوں کی مثال ہو۔"

(ماہنامہ التبلیغ سرگودھا - فروری ۱۹۷۱ء صفحہ)

ایک ضروری حوالہ

انگریزوں کی خیر خواہی

"مولانا تھانوی نے اس خیال کی بھی تردید کی ہے کہ سرسید کا مقصد محض انگریزوں کی خیر خواہی تھا اور اس بارے میں اُن کی رائے یہ تھی "یہ جو مشہور ہے کہ وہ انگریزوں کا خیر خواہ تھا غلط ہے بلکہ بڑا دانشمند تھا۔ یہ سمجھتا تھا کہ انگریز کی حکومت میں رہ کر اُن سے بگاڑ کر کسی قسم کا فائدہ نہیں اُٹھا سکتے۔ اُن سے مل کر فائدہ اُٹھا سکتے ہیں"

[ماہنامہ "صدائے اسلام" پشاور بابت ماہ ذی القعدہ ۱۳۹۰ھ - دسمبر ۱۹۷۰ء ۲۷
زیرِ عنوان "حضرت مولانا اشرف علی تھانوی اور سرسید احمد خان"]

انتخابی انقلاب کس انقلابی شاعری کا کرشمہ ہے

”انتخابات کے ذریعہ انقلاب بھی برپا ہو چکا ہے اور عبدالرشید تبسم کا مجموعہ کلام ”انقلاب نو“ بھی شائع ہو چکا ہے۔

عبدالرشید تبسم صاحب بروقت اپنے مجموعہ کلام کے ساتھ نمودار ہوئے اور انقلاب کی فصل کاٹ کر لے گئے۔

مجموعہ کلام ”انقلاب نو“ بروقت شائع ہوا اور بروقت اس کی رسم بسم اللہ ہوئی اور کس اہتمام سے یہ رسم بسم اللہ ہوئی کہ اردو کے ممتاز نقاد اور اورینٹل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر عبادت بریلوی تقریب کے صدر تھے اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت کے موجودہ صدر چودھری ظفر اللہ خاں مہمان خصوصی تھے اور مہمانانِ عمومی میں مولانا علم الدین سالک جیسی بزرگ ہستیاں شامل تھیں۔

مولانا علم الدین سالک نے شاعر و پر مفصل تقریر کی۔ بہت دیر تک وہ یہ بتاتے رہے کہ شاعری سے قوم کو جگانے کا کام کیونکر لیا جا سکتا ہے وہ عبدالرشید تبسم صاحب کی شاعری پر بھی کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن وہ اپنی عینک گھر پر بھول آئے تھے۔ بہرحال انہوں نے بینائی رکھنے والوں سے اپیل کی کہ تبسم صاحب کی شاعری کو غور سے پڑھیں۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے فرمایا کہ میں اپنی عینک اپنے ساتھ لایا ہوں۔ یہ فرما کر انہوں نے جیب سے عینک نکال کر لگائی اور ”انقلاب نو“ کے صفحات الٹ پلٹ کر یہاں وہاں سے شعر سنا کر محفل کے مقالہ نگاروں نے جب عبدالرشید تبسم کی انقلابی شاعری سے شعر نقل کر کے یہ ثابت کیا کہ انتخابات کے ذریعہ جو انقلاب برپا ہوا ہے وہ دراصل اسی شاعر کی شاعری کا ثمرہ ہے۔ مگر چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے کچھ یوں کہا کہ حافظ شیرازی کے بھی بعض شعر عبدالرشید تبسم ہی کی شاعری کا ظہور نظر آتے ہیں۔ انہوں نے ”انقلاب نو“ سے ایک شعر پڑھا اور پھر حافظ شیرازی کا ایک شعر سنا دیا۔ پھر دوسرا شعر پڑھا اور غالب کا ایک شعر سنا دیا۔ پھر وہ مختلف شعر پڑھتے چلے گئے اور فارسی شعرا کے شعر سناتے چلے گئے۔ کبھی حافظ کا کبھی مولانا روم کا۔

چودھری ظفر اللہ خاں نے عذر یہ کیا تھا کہ شعر و شاعری سے میرا علاقہ نہیں۔ مفت میں پکڑا گیا۔ مگر ثابت انہوں نے یہ کیا کہ عالمی عدالت کی جج اپنی جگہ مگر شعر و شاعری سے بھی وہ ایسے بیگانہ نہیں ہیں۔ اصل میں چودھری ظفر اللہ خاں اس زمانے کے آدمی ہیں جب ہماری تہذیب سے شعر و ادب کا اس طرح اخراج نہیں ہوا تھا جیسے آج ہو چکا ہے۔ اس زمانے میں حافظ و سعدی شخصیت کی تربیت اور ملی شعور کی پرورش کا ذریعہ تھے اور پھر یہ سوال بھی نہیں اٹھتا تھا کہ حافظ قومی بیداری کے لئے مفید ہے یا مضر۔

انقلاب نو کے اشعار کے واسطے سے چودھری ظفر اللہ خاں کو فارسی اساتذہ کے شعر یاد آتے چلے گئے۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ شاعری کا ایک وصف یہ ہوتا ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے افکار و خیالات کی ایک رو چل پڑتی ہے۔ چودھری صاحب کے یہاں یہ رو چل پڑی تھی اور انہیں انقلاب نو کے اشعار کے بہانے دور دور کے شعر یاد آ رہے تھے۔

جب سب اپنی اپنی کہہ چکے اور شاعر کو خراج تحسین پیش کر چکے تو صدر کی باری آئی۔ مگر جس طرح مولانا علم الدین سالک اپنی عینک گھر بھول آئے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر عبادت بریلوی انقلاب نو کا انتخاب گھر بھول آئے تھے۔ اس صورت حال کا تقاضا یہ تھا کہ وہ بھی شاعری کی گزشتہ تاریخ میں دور نکل جاتے مگر خیر گزشتہ تاریخ میں تو زیادہ دور نہیں گئے صرف اتنی دور تک گئے جتنی دور تک جانا عبدالرشید تبسم کی انقلابی شاعری کا تقاضا تھا۔

عبادت صاحب نے اردو شاعری کے اس دور کا ذکر کیا جب رومانی رجحان نے اور اسی کے آس پاس انقلابی رجحان نے جنم لیا۔ اس وقت انقلابی شاعری بھی رومانی رنگ لئے ہوئے تھی اس میں انقلابی شعور کم اور انقلاب زندہ باد زیادہ تھا۔“

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۷۰ء)

في شأن سيدنا خليفة المسيح الثالث أيده الله بنصره

(مکرم مولوی محمد عثمان صاحب صدیقی ایم اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

يَا نَاصِرَ الدِّيْنِ الْمَتِيْنِ لَكَ الْعُلَا ... لِخِلَافَةٍ عِنْدَ الْإِلٰهِ لَكَ الرِّضَا
فِيْكَ رَأَيْنَا عَلَامَةً لِإِمَامَةٍ ... أَنْتَ الْهُمَامُ وَأَنْتَ أَسْبَقُ فِي التُّقَا
فِيْكَ وَجَدْنَا تَفَوُّقًا لِسِيَادَةٍ ... مِنْ كُلِّنَا أَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِي الصَّفَا
أَلْفَيْنَا فِيْكَ فَضِيْلَةً لِقِيَادَةٍ ... مِنْ كُلِّنَا أَنْتَ الْمُفَضَّلُ فِي الْوَفَا
إِنَّ الْخِلَافَةَ زَيَّنَتْكَ بِحُسْنِهَا ... وَأَكْثَرَ مِمَّا زَانَكَ زَيَّنْتَهَا
مِنْ كُلِّ وَجْهٍ تَسْتَحِقُّ خِلَافَةً ... فِيْكَ الْحَيَا بِتَمَامِهِ فِيْكَ التُّقَا
أَنْتَ الْإِمَامُ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَرَائَكَ ... بِكَمَالِ حُسْنِ الْإِنْتِظَامِ تَقُوْدُنَا
أَنْتَ كَمِثْلِ الشَّمْعِ نَحْنُ فَرَاشُهَا ... أَنْتَ لَنَا كَالْبَدْرِ فِيْكَ لَنَا الضِّيَا
أَنْتَ لَنَا زَهْرٌ وَنَحْنُ عَنَادِلُ ... أَنْتَ لَنَا كَالشَّمْسِ فِيْكَ لَنَا السَّنَا
لِنَجَاحِنَا وَفَلَاحِنَا فِيْ أَمْرِنَا ... أَنْتَ لَنَا دَلِيْلُنَا لِلْإِقْتِدَا
حَقًّا لِأَمْرِ خِلَافَةٍ وَإِمَامَةٍ ... فِيْ ذَاتِكَ اجْتَمَعَ الْفَضَائِلُ كُلُّهَا
مِنْ حُسْنِ أَخْلَاقٍ إِلَيْكَ أَمَلْتَنَا ... فِيْكَ الْمَحَبَّةُ وَالْبَشَاشَةُ وَالسَّخَا
لِبَيَانِ نُكَتِ حَقَائِقَ وَدَقَائِقَ ... اِخْتَصَّكَ بِفَرَاسَةٍ رَبُّ الْوَرٰى
يَا نَاصِرَ مَحْمُوْدِنَا! أَنْتَ الَّذِيْ ... قَدْ صِرْتَ بَعْدَ خَلِيْفَتَيْنِ إِمَامَنَا
أُوْتِيْتَ مِنْ عِنْدَ الْإِلٰهِ خِلَافَةً ... فِي الْعَالَمِ لِلدِّيْنِ مِنْكَ الْإِرْتِقَا
لِرُقِيِّكَ فِيْ كُلِّ أَنْحَاءِ الْوَرٰى ... اَلْأَرْضُ قَدْ رَحُبَتْ وَأَيَّدَكَ السَّمَا
لَا سِيَّمَا فِيْ أَرْضِ أَفْرِيْقِيَّةٍ ... اَلْفَتْحُ مِنْ رَبٍّ إِلَيْكَ لَقَدْ دَنَا
اَلدِّيْنُ لَا يَعْلُوْ بِغَيْرِ خِلَافَةٍ ... يَا حَبَّذَا لِخِلَافَةٍ يَا حَبَّذَا

أَنْ تَعْلُوَ بِسَلَامَةٍ وَكَرَامَةٍ
وَسَعَادَةٍ بِخِلَافَةٍ مِنِّي الدُّعَا

ارمغانِ اخلاص

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(جناب سلیم شاہجہانپوری)

تری سوزشِ دروں کا کوئی رازداں نہیں ہے
تری داستانِ غم کا کوئی ترجماں نہیں ہے
نہ ہو جس میں ذکرِ الفت تری داستاں نہیں ہے
جو ہو مسکنِ عداوت وہ ترا جہاں نہیں ہے
نہ ہو قرب تیرا حاصل تو سکونِ جاں نہیں ہے
نہ ہو سر پہ تیرا سایہ تو کہیں اماں نہیں ہے
جو صبا کے دوش پہ ہے وہ ہے تیرا ذکر آقا
وہی تیرا تذکرہ ہے جو کہاں کہاں نہیں ہے
ترے حوصلے جواں ہیں ترے قافلے رواں ہیں
ترے کارواں کی منزل پسِ کارواں نہیں ہے
تری ہمتوں کی رفعت تری رحمتوں کی عظمت
ترے راستے میں حائل کوئی کہکشاں نہیں ہے
ترا دل نشیں تبسم، ترا پُر یقیں تکلم
نہ ہو سوز میں جو ڈوبا وہ ترا بیاں نہیں ہے
یہ دعائے نیم شب ہے تری عظمتوں کا زینہ
ترے نردباں سے اونچا کوئی نردباں نہیں ہے
یہی پاک آرزوئیں، یہی پُر اثر دعائیں
مرے دسترس میں آقا کوئی ارمغاں نہیں ہے
یہ ترا سلیم عاجز جو ترا غلام در ہے
یہ ہے کہ ترے ساتھ آتا یہ کہاں کہاں نہیں ہے

نوائے تسنیم

(از جناب میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی)

غیروں کی زباں اور ہے میری ہے زباں اور
نالہ ہے جدا ان کا میری طرزِ فغاں اور
ضرب اسکی اترتی ہے چٹانوں کے جگر میں
مومن کی دعا سے ہے کہاں بڑھ کے سناں اور
سلجھاتی ہے جتنا بھی خرد مسئلہ کوئی
بڑھ جاتا ہے انساں کا کچھ وہم و گماں اور
آغازِ زمانہ سے "صداقت" تو ہے یکساں
تعبیر کا ہے فرق یہاں اور وہاں اور
محروم چلے آئے ہو ربوہ سے اگر تم
اب حق کو مرے دوستو ڈھونڈو گے کہاں اور
میں رندِ بلا نوش ہوں رہ جاؤں نہ پیاسا
ساغر میں مرے ڈال دے پیرِ مغاں اور
ہے کون سی نعمت جو نہیں تیری گلی میں
کیا اس سے بھی بہتر ہے کوئی باغِ جناں اور
یارب ترے بندوں کو نہیں راس یہ دنیا
تعمیر کر ان کے لئے اب کون و مکاں اور
ناکارہ ہیں یہ کہنہ و فرسودہ فضائیں
کرنا ہے ہمیں اپنے لئے پیدا جہاں اور
بے مثل خطا پوش ہے تو، محض خطا میں
تجھ سا جو نہیں کوئی تو ہے مجھ سا کہاں اور
کیا جاں کے عوض بھی نہیں سودا یہ مناسب
بس جانے بھی دے نرخ نہ کر اتنا گراں اور

تبصرہ

کتابچہ "بد رسوم کے خلاف جہاد"

اس کتابچہ میں جو مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ نے مرتب کیا ہے بچہ کی پیدائش شادی بیاہ، قبر پرستی و پیر پرستی، موت فوت اور دیگر متفرق رسوم پر قرآن و حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے تحت روشنی ڈالی گئی ہے۔ سنہ ۱۹۶۷ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان فرمایا تھا اور احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اپنے گھروں میں بد رسوم کو گھسنے نہ دیں۔ بد رسوم ہی سے مذاہب بگڑتے آئے ہیں اسلئے ان سے ہر ممکن طریق سے بچنا چاہیئے۔ حضور کے اعلان کے بعد ضرورت تھی کہ بد رسوم کی تفصیل بتلائی جائے کہ وہ کون کونسی بد رسوم ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ قریشی صاحب موصوف نے اس ضرورت کو پورا کیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ٹائیٹل کے علاوہ کتابچہ ۹۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت واجبی پچاس پیسے فی نسخہ ہے۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ اور نظارت اصلاح و ارشاد سے خریدیں۔

کتابچہ "ظہور مہدی آخر الزمان"

یہ کتابچہ "امام مہدی کا ظہور" نامی کتاب (از مکرم مولوی محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ) شائع کردہ نظارت اصلاح و ارشاد پاکستان ربوہ سنہ ۱۹۶۱ء کا خلاصہ ہے اس میں کئی نئے حوالے بھی شامل کئے گئے ہیں۔ ۸۰ صفحات پر مشتمل یہ کتابچہ (علاوہ ٹائیٹل) حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد نے شائع کیا ہے امید ہے قارئین اسے بہت مفید اور دلچسپ پائیں گے۔ خود بھی پڑھیں گے اور دوسروں کو بھی مطالعہ کے لئے دیں گے قیمت واجبی صرف پچاس پیسے ہے۔ افضل برادرز گولبازار ربوہ سے مل سکتی ہے۔

تلاش مسلسل

درمیانی کتابوں کے سائز پر سوا سو ۱۲۵ صفحات کا عمدہ کتابت و طباعت اور سفید کاغذ کا یہ جناب نسیم سیفی صاحب کی دلآویز نظموں کا مجموعہ ہے جس کا مختصر مگر مؤثر پیش لفظ محترم جناب صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے رقم فرمایا ہے۔ آپ نے جناب سیفی صاحب کے متعلق لکھا ہے :-

"آپ کی زبان سلیس اور طرز کلام دلنشین ہے اور عموماً ہر نظم ایک خاص الگ روحانی مزاج کی حامل ہوتی ہے جسکی مرکزی لڑی میں پروئے ہوئے مختلف اشعار اپنا الگ لطف دینے کے علاوہ اس مرکزی مزاج کے اثر کو گہرا کرتے چلے جاتے ہیں۔"

قیمت ایک روپیہ ہے۔ ملنے کا پتہ: سیفی برادرز ۲۸ میکلوڈ روڈ لاہور

سرزمینِ قادیان کا اوّلین دواخانہ

جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھوں قائم فرمایا

دوائی خاص
زنانہ امراض کا واحد علاج
ڈواوس کی قیمت چھ روپے

قدیمی — اوّلین — شہرۂ آفاق
حبّ اٹھرا رجسٹرڈ
مکمل کورس بیس روپے

زد جامِ عشق
طاقت کی لاثانی دوا
قیمت ۱۰ گولی سولہ روپے

حبّ مفید النساء
بے قاعدگی کا بہترین علاج
پانچ روپے

ہمارا اصول
• صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دواسازی
• عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ

نرینہ اولاد گولیاں
انعام خداوندی
قیمت فی کورس پندرہ روپے

حبّ مسان
سوکھے کی مجرب دوا
تین روپے

اور
اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں
حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

معین الصحت
تلی بھوک خرابی جگر اور یرقان کا علاج
پانچ روپے

فہرست معاونین الفرقان

آپ کا نام اس فہرست میں کب آئیگا؟

ماہنامہ الفرقان کے پنجسالہ معاونین خاص وہ ہیں جو یکمشت چالیس روپے ادا کر کے پانچ سال کے لئے خریدار بن جاتے ہیں۔ ان کے لئے دعا کی تحریک بھی کی جاتی ہے اور رسالہ بھی انہیں ملتا رہتا ہے۔

آپ کا نام ابھی تک اس فہرست میں کیوں نہیں آیا؟

(مینجر الفرقان۔ ربوہ)

اینٹی گیس

تبخیر معدہ۔ مراق۔ ڈر۔ خوف۔ وہم۔ ڈکاریں۔ بلڈ پریشر کانوں میں آوازیں۔ تیزی احساسات۔ غصہ۔ غضب۔ تکرار وحشت۔ مرگی اور ہسٹریا کے لئے مجرب۔ پندرہ یوم پانچ روپے۔

اٹامک پلز

کمی خون۔ سانس پھولنا۔ سر چکرانا۔ گرمی جگر و مثانہ اور دیگر علامات۔ نوجوانوں کے لئے خاص طور پر مفید ہے۔
پندرہ یوم ۔۔ پانچ روپے

حکیم قاضی نذر محمد قاضی دواخانہ چک چٹھہ
(چک چٹھہ) حافظ آباد

روزنامہ **الفضل** ربوہ

الفضل ہمارا، آپ کا اور سب کا اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کے اقتباسات، حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے روح پرور خطبات، علماء سلسلہ کے اہم مضامین، بیرونی ملکوں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کی تفاصیل اور اہم ملکی اور عالمی خبریں شائع ہوتی ہیں۔

آپ خود بھی یہ اخبار پڑھیں
اور دوسروں کو بھی مطالعہ کیلئے
دیں۔ اس کی توسیع اشاعت آپ
کا جماعتی فرض ہے!

(مینجر)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ **تحریک جدید** ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں
اور
غیر از جماعت دوستوں کو پڑھائیں
چندہ سالانہ صرف ۵ روپے

(مینیجنگ ایڈیٹر)

نرخنامہ اشتہارات

ٹائیٹل آخری صفحہ	۱۰۰ روپے
" اندرونی "	۷۵ "
عام پورا صفحہ	۵۰ "
" نصف "	۲۵ "
" ۱/۴ "	۱۲ "

(مینجر اشتہارات الفرقان ربوہ)

ہر قسم کا سامان سائنس
واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو
یاد رکھیں

الفردوس

انارکلی میں

لیڈیز کپڑے کے لئے

آپ کی اپنی

دکان ہے

الفردوس

۸۵- انارکلی لاہور

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید
خارش، پانی بہنا، بھینی، ناخنہ، ضعفِ بصارت
وغیرہ امراضِ چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ متعدد
جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ہے جو عرصہ ساٹھ
سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی :- سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزا کے ساتھ
پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد
جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر رہنا
ان تمام امراض کا بہترین علاج!

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار ربوہ۔ فون نمبر ۳۸

(طابع و ناشر:- ابوالعطاء جالندھری۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

وصـــــــــایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اسلئے شائع کی جارہی ہیں تا اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۲۴۰ میں صوفی محمد شفیع ولد فتح الدین صاحب مرحوم قوم کھوکھر پیشہ کاروبار تجارت عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن واہ کینٹ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے یک صد قطعات واقعہ دارالعلوم ربوہ مالیتی -/۸۰۰۰ روپے ۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد ہے ۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد صوفی محمد شفیع ۱۱ لالہ رخ کالونی واہ کینٹ ۔ گواہ شد محمد شفیع سلیم پوری صدر مجلس موصیان واہ کینٹ ۔ گواہ شد رفیع الدین بٹ صدر جماعت احمدیہ واہ کینٹ ۔

مسل نمبر ۲۰۲۴۴ میں مبشر احمد خان ولد چوہدری نذیر احمد خان صاحب قوم جاٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال ۹ ماہ پیدائشی احمدی ساکن دھیرکے کلاں ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۱ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد مبشر احمد خان ۱۵۰ ای ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ گواہ شد ۔ گواہ شد محمد خالد نیر گوراپا ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ گواہ شد فضل احمد ناظر تعلیم ربوہ ۔

مسل نمبر ۲۰۲۴۵ میں شریف احمد ہڑدی ولد حسین بخش صاحب مرحوم پیشہ تجارت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کرونڈی ضلع خیرپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک عدد دکان مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) ۶ ایکڑ زرعی زمین غیر آباد مالیتی -/۱۵۰۰ روپے (۳) ۸ مرلے زمین ربوہ مالیتی -/۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد شریف احمد ہڑدی ۔ گواہ شد ناظم الدین سیکرٹری مال ۔ گواہ شد بشیر احمد آخر کاشان کرونڈی ضلع خیرپور ۔

مسل نمبر ۲۰۲۴۹ میں عبدالغفار احمد بدر ولد ٹھیکیدار بدر الدین صاحب قوم عرب پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک مکان رقبہ ۱۰ مرلے واقع ربوہ مالیتی -/۶۰۰۰ روپے (۲) ایک سکوٹر سیکنڈ ہینڈ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں ۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۳۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے ۔ العبد عبدالغفار احمد بدر 3.6.6 کوٹھی 64 اسلام آباد ۔ گواہ شد عبدالحی ورکشاپ مرزا احمد اسلام آباد ۔ گواہ شد فیروز الدین ہیڈ ماسٹر اسلام آباد ۔

مسل نمبر ۲۰۲۵۰ میں عبدالرحیم شیخ ولد شیخ عبداللطیف صاحب قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵-۲-۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/ ۱۰ روپیہ ہے میں تازیست ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبدالرحیم شیخ ۶/۶/G/۲/۱۴/۲۰۹ اسلام آباد۔ گواہ شد شیخ عبدالحلیم اسلام آباد۔ گواہ شد عبدالحق ورک امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد۔

مسل نمبر ۲۰۲۵۵ میں نذیر احمد منصور ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۰ ایکڑ زرعی اراضی واقع جمڑ آباد ضلع نوابشاہ سندھ مالیتی -/ ۲۱۰۰ روپے۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اسوقت مجھے مبلغ ۱۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نذیر احمد منصور ۲۸/۹۸ دہلی کالونی گذری روڈ کراچی ۶۔ گواہ شد ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔ گواہ شد نعیم احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۲۵۸ میں منصور احمد ولد چوہدری بشیر محمد شاکر صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵-۲-۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۴۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد منصور احمد B/364 کالج روڈ راولپنڈی۔ گواہ شد بشیر محمد ولد چوہدری فقیر محمد راولپنڈی۔ گواہ شد محمد حسین ولد غلام حسین راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۲۵۹ میں عبدالمجید ولد میاں نذیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵-۲-۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبدالمجید مکان نمبر -/۲۰۰ م اللہ پورہ گوالمنڈی راولپنڈی۔ گواہ شد محمد اشرف ولد التمش گوالمنڈی راولپنڈی۔ گواہ شد اقبال نور محمد راولپنڈی۔

مسل نمبر ۱۹۵۱۲ میں مراد علی ولد محمد ابراہیم صاحب قوم وڑائچ عمر ۸۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مراد علی کلیانشاہ والی سرگودھا شہر۔ گواہ شد بشیر احمد ولد مراد علی مکان ۱۲ سرگودھا شہر۔ گواہ شد [illegible] سیکرٹری وصایا سرگودھا شہر۔

مسل نمبر ۲۰۲۶۲ میں رشید احمد عارف ولد علی بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال نیو ورسٹی ہوسٹل بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵-۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۲۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو

اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد عارف احمدیہ سیکنڈری سکول چوہڑ سیالکوٹ گواہ شد مقبول احمد ذبیح مبلغ سیالکوٹ۔ گواہ شد مبارک احمد نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول

مسل نمبر ۲۰۲۶۶ میں حمید احمد ولد محمد عبداللہ صاحب قوم گل جٹ پیشہ مربی سلسلہ احمدیہ عمرہ ۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک [illegible] ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت [illegible] روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد سید داؤد احمد محلہ دارالصدر ربوہ۔ گواہ شد صدیق احمد شاہد ادارۃ المصنفین ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۶۹ میں مصباح الدین احمد ولد محمد بشیر الدین صاحب گل ہیڈ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۵ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۵۰/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مصباح الدین احمد 3 Azam Chamber 2nd floor Karachi گواہ شد ملک مبارک احمد ایڈیشنل سیکرٹری وصایا کراچی۔ گواہ شد عبدالمجید جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۲۷۱ میں عباد اللہ گیانی ولد [illegible] قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بیعت [illegible] ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) زرعی اراضی [illegible] کنال [illegible] مرلے واقع کوٹ امیر شاہ [illegible] (۲) ایک مکان پختہ واقع گوجرانوالہ مالیتی [illegible] روپے (۳) ذاتی لائبریری گوڑکھی کی نایاب کتب پر مشتمل مالیتی [illegible] روپیہ میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ [illegible] روپیہ ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عباد اللہ گیانی منیجر الفضل ربوہ۔ گواہ شد [illegible] گواہ شد [illegible]

مسل نمبر ۲۰۲۷۲ میں عبدالغفور بھٹی ولد غلام جیلانی بھٹی صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۲۰۵/- روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد عبدالغفور بھٹی اسسٹنٹ چارج مین سینٹرل ڈپو لوکوشیڈ پی ڈبلیو آر راولپنڈی۔ گواہ شد عنایت اللہ ولد حافظ محمد فضل [illegible] راولپنڈی۔ گواہ شد محمد اکبر افضل ولد سراج الدین راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۵۱۲ میں مراد علی ولد محمد ابراہیم صاحب قوم وڑائچ عمر ۷۰ سال بیعت [illegible] ساکن [illegible] سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ [illegible] حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ [illegible] ہے جو اسوقت [illegible] روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مراد علی [illegible] مکان [illegible] سرگودھا۔ گواہ شد غلام رسول قمر سیکرٹری وصایا [illegible] سرگودھا۔ گواہ شد بشیر احمد [illegible] سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۰۲۷۵ میں محمد اسلم ناصر ولد چوہدری [illegible] صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم [illegible] بقائمی ہوش و حواس

بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم ناصر بی ایس سی بی ایڈ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ۔ گواہ شد عبد اللطیف خان منصور دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد احمد علی ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۳ میں حسین بخش ولد خان محمد صاحب قوم راجپوت عمر ۶۰ سال بیعت اپریل ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد حسین بخش دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد عبد اللطیف خان منصور دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد محمد حنیف سیکرٹری مال دار العلوم غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۸ میں صاحبزادہ عبد الحی لطیف ولد صاحبزادہ محمد طیب صاحب لطیف قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۲۵۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد صاحبزادہ عبد الحی لطیف ماڈرن موٹر لمیٹڈ راولپنڈی۔ گواہ شد شاہ نواز ماڈرن موٹر لمیٹڈ راولپنڈی۔ گواہ شد مبارک احمد صدر مجلس موصیان راولپنڈی۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۹ میں محمد امین خالد ولد محمد یعقوب صاحب قوم ارائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد امین خالد معلم وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد رانا سعید احمد غازی معلم وقف جدید ربوہ۔ گواہ شد شیخ نور احمد منیر دفتر وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۰۰ میں بشیر احمد ولد محمد ادریس صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن جمال پور ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد سکنہ جمال پور ضلع نوابشاہ سندھ۔ گواہ شد عبد اللطیف جمال پور ضلع نوابشاہ سندھ۔ گواہ شد شرافت احمد کارکن دفتر وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۰۲ میں احمد اسماعیل ڈار ولد میاں پیر محمد صاحب قوم ڈار پیشہ دکانداری عمر ۴۶ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان واقع لاہور مالیتی -/۵۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار ... میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو ... حصہ ... صدر انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے

منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسماعیل ڈرائیور بازار گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد غلام رسول صدر حلقہ گنج مغلپورہ لاہور۔ گواہ شد محمد احمد سیکرٹری مال گنج مغلپورہ لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۳۰۶ فقیر محمد ولد بڈھا صاحب قوم راجپوت پیشہ ... عمر ۵۹ سال بیعت ۱۹۲۰ء ساکن محمد پور سکھیالی ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۵-۱-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد رقم -/۱۰۰۰ روپیہ (زیر رسید نمبر ۴۸۹۲ مورخہ ۲۹-۱۱-۷۰ ... ہو گیا ہے) میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فقیر محمد محمد پور سکھیالی P.O بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ۔ گواہ شد عبدالستار معالج بشیر آباد۔ گواہ شد محمد صدیق زعیم انصار اللہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۳۰۸ میں خواجہ نصیر احمد ولد شیخ دوست محمد صاحب قوم خواجہ شیخ پیشہ تعلیم عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۱-۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک خالی پلاٹ تعدادی ایک کنال واقع دار النصر غربی ربوہ مالیتی -/۳۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۱۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خواجہ نصیر احمد ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد مبارک احمد قمر منتظم تربیت ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد مرزا محمود احمد زعیم مجلس خدام الاحمدیہ ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۱۰ میں محمد یوسف ظفر ولد عمر الدین صاحب قوم راجکمار پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۱-۱۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۹۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد یوسف ظفر کارکن دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد منظور احمد خان خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد بشیر احمد کلرک خزانہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۱۳۶ میں مرزا عبدالحی کامران ولد مرزا عبدالمجید صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۹-۱۲-۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۵۰ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد مرزا عبدالحی کامران c/o صوفی عبدالمجید صاحب یونائیٹڈ آٹو الیکٹرک ورکس E.5 اقبال مارکیٹ میرپور آزاد کشمیر۔ گواہ شد محمد شریف انسپکٹر بیت المال لاہور شہر۔ گواہ شد محمد یحییٰ سیکرٹری مال نیلا گنبد لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۲۹۴ میں کرم دین ولد لال دین صاحب قوم گوجر پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن قمر آباد ضلع نوابشاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰-۱-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) بیل دو راس مالیتی -/۸۰۰ روپے (۲) بھینس دو راس -/۱۰۰۰ روپے۔ (۳) ایک پلاٹ ۱۰ مرلہ واقعہ دار النصر ربوہ مالیتی -/۴۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد کرم دین قمر آباد براستہ مورو ضلع نوابشاہ سندھ۔ گواہ شد قمر الدین صدر جماعت احمدیہ قمر آباد ضلع نواب شاہ۔ گواہ شد حکم دین سیکرٹری مال مسن باڈہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۱۳ میں شاکر حسین ولد محمد طفیل صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت جنوری ۱۹۶۸ء ساکن ملکے حال ڈیرہ چھاؤنی

ضلع پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ۷۔ ایکڑ زرعی زمین واقع ملکے میں ۱/۲ حصہ کا مالک ہوں /۶۰۰۰ روپے (۲) مکان واقع ملکے میں سے ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں /۱۲۵۰ (۳) مٹیجلک واقع ملکے کی قیمت /۴۰۰۰ روپے میں سے میرا حصہ /۱۳۳۳ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ /۲۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ۔۔۔ ۵۷ دریبے کمپنی ای۔ ایم۔ ای نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد محمد رشید ارشد سیکرٹری مال نوشہرہ چھاؤنی۔ گواہ شد مرزا عبد الحفیظ ایڈوکیٹ نوشہرہ چھاؤنی۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۰ میں سردار خان ولد شہباز خان قوم افغان پیشہ زمیندار عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن ٹوپی ضلع مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت ۱۴۲/۶۲ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد سردار خان ٹوپی ضلع مردان۔ گواہ شد صاحبزادہ عبد الحمید ٹوپی ضلع مردان۔ گواہ شد صاحبزادہ عبد السلام ٹوپی ضلع مردان۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۱ میں ملک نصر اللہ خان ولد ملک ہدایت اللہ خان صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مال روڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک سفید پلاٹ۔ امداد دارالنصر ربوہ مالیتی /۵۰ روپے (۲) مشترکہ زمین ۱۶ کنال میں سے میرا حصہ ۱/۴ /۴۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ /۲۵۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک نصر اللہ خان ۲۲۔ ایونگ روڈ نیلہ گنبد لاہور گواہ شد محمد یحییٰ سیکرٹری مال نیلہ گنبد لاہور۔ گواہ شد محمود احمد صدر نیلہ گنبد لاہور۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۲ میں میاں نواب دین ولد گلاب دین صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال بیعت جنوری ۱۹۳۹ء ساکن چک ۴۵ شمالی جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) نہری زرعی زمین دو کنال مالیتی /۱۰۰۰ روپے (۲) مکان کچا ایک عدد مالیتی /۲۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ /۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں نواب دین۔ گواہ شد عبد الرشید ارشد مربی سلسلہ کوٹ ۔۔۔ گواہ شد ۔۔۔

مسل نمبر ۲۰۳۲۳ میں محمد افتخار خان ولد چوہدری محمد افضل خان قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت /۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد محمد افتخار خان C/O چوہدری محمد افضل خان دفتر آڈیٹر تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد ظہیر الدین منصور احمد دفتر وکیل الدیوان ربوہ۔ گواہ شد محمد افضل خان ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۳ میں شیخ خدا بخش ولد شیخ اللہ دتہ صاحب مرحوم عمرہ ۶ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن کوٹ مومن ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱۱ / ۲۹ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ نقد رقم -/۱۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۱۵۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد خدا بخش کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ گواہ شد بشارت احمد قائد خدام الاحمدیہ کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔ گواہ شد شیخ بشیر احمد سیکرٹری مال کوٹ مومن ضلع سرگودہا۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۴ میں حافظ الطاف الرحمٰن ولد سید محبوب علی شاہ صاحب پیشہ دستکار عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ / ۱۲ / ۶۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۱۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ الطاف الرحمٰن دار الصدر شرقی ربوہ۔ گواہ شد عبد الرحمٰن شاکر نیز صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد شفیع اشرف علی ارشاد کوارٹر انسپکٹر بیت المال ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۵ میں شیخ محمد عثمان ولد میاں کریم بخش صاحب پیشہ وکالت عمر ۴۳ سال بیعت ۹ / ۴۷ ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ / ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ایک قطعہ مکان پختہ یک منزلہ رقبہ ایک مرلہ واقعہ چنیوٹ مالیتی -/۵۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ محمد عثمان ہیڈ فلیٹ ۔۔۔ حاجی محمد یونس بلڈنگ یوسف علی بھائی روڈ رامسوامی کراچی۔ عالم الدین احمد یاسین لین کراچی۔ گواہ شد عبد الرشید

مسل نمبر ۲۰۳۴۶ میں فضل قادر ولد سلطان بخش صاحب قوم بٹ پیشہ زمینداری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن رحمت آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ / ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۱۰ ایکڑ زمین زرعی نہری واقعہ رحمت آباد مالیتی -/۶۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فضل قادر رحمت آباد ڈاکخانہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد محمد صادق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد فضل احمد صدر جماعت احمدیہ لطیف نگر ضلع تھرپارکر سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۳۴۸ میں عبد الغفور ناصر ولد منشی محمد عبد اللہ صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن مدینہ دکان نمبر ۔۔۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ / ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حصہ جائداد مکان اراضی واقعہ ۔۔۔ مالیتی -/۵۶۳۱ روپے (۲) خود پیدا کردہ ۴۴ کنال اراضی واقعہ ۔۔۔ مالیتی -/۔۔۔۵ روپے (۳) ایک عدد دکان ۔۔۔ روپے (۴) ایک عدد اصطبل مویشیاں -/۲۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۹۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الغفور ناصر A - 72 فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸۔ گواہ شد چوہدری عبد الرحیم موضع درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد حکیم شریف احمد موضع درگانوالی ضلع سیالکوٹ۔

مسل ۲۰۳۵۰ میں میاں محمد حسین ولد میاں فضل الدین صاحب قوم کمہار پیشہ دکاندار عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) مکان دا قعہ شاہدرہ ٹاؤن مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) شترکہ سرمایہ دکانداری میں لگا ہوا ہے اس میں میرا حصہ -/۶,۰۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد حسین گلی ۱۳ محلہ انیال مکان نمبر ۱ شاہدرہ ٹاؤن ضلع لاہور۔ گواہ شد نور دین۔ گواہ شد مبارک احمد ۳۲۹ شادباغ لاہور۔

مسل ۲۰۳۵۱ میں احسن اللہ پٹواری ولد عبد الجبار صاحب مرحوم پیشہ معلم عمر ۳۰ سال بیعت اگست ۱۹۵۶ء ساکن نصرت آباد ضلع کمیلا ایسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۲۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اسوقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اسوقت -/۷۵ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسن اللہ پٹواری معلم وقف جدید۔ گواہ شد محمد انیس الرحمن شاہد مولوی فاضل وکالت تبشیر تحریک جدید ربوہ۔ گواہ شد عبد العزیز صادق مربی سلسلہ احمدیہ کوہاٹ

مسل ۲۰۳۵۲ میں چوہدری محمد اختر ولد چوہدری نثار اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندار عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن نزد بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) مشترکہ ایک قطعہ کنال اراضی واقعہ ربوہ مالیتی -/۲۴۰۰ روپے میں سے میرا حصہ -/۱۲۰۰ روپے ہے (۲) ایک عدد بندوق مالیتی -/۲۵۰ روپے (۳) ایک گھڑی مالیتی -/۶۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۲۴۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد اختر دارالیمن ربوہ۔ گواہ شد کرامت اللہ دارالیمن ربوہ۔ [illegible]

مسل ۲۰۳۵۳ میں عبد المنان ولد عبد الرحمن صاحب قوم ورائی پیشہ طبابت عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن آمبہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ۵ مرلے سکنی زمین واقع دارالعلوم ربوہ (۲) ۱۸ مرلے سکنی زمین محمد حسین پورہ شیخوپورہ کل مالیتی -/۲۶۰۰ روپے میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد المنان سکنہ آمبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مولوی عبد الرحمن آمبہ ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد صلاح الدین آمبہ ضلع شیخوپورہ۔

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Shezan
Peach Jam
Plum Jam
HOT
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
بند روڈ۔ لاہور

Monthly "AL-FURQAN" Rabwah Regd. No. L5708

Only Title printed at the Nusrat Art Press, Rabwah.